Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

9 ذی الحجہ 1431 ہجری۔ 18 نبوت 1389 ہش۔ 18 نومبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کردوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب ہوگی

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرتِ الٰہی تیرے شامل حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئتُ من حضرۃ الوتر یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے۔ تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے منتقل ہوگیا لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں او جو خاتمہ امر پر منعقد ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں، خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کردوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب ہوگی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کر لے بلکہ اس واسطے کہ ہر یک چیز کیلئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئے گا تو اس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔ (انوار الاسلام صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

’’ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص حبیب اور وفادار بندے ہیں، ان کا صدق خدا کے ساتھ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینوں اور مولویوں سے ان کے مقابلہ کے لئے اٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اُس سے نہیں بلکہ خدا سے ہوتا ہے۔ بھلا یہ کیونکر ہوسکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا میں ظاہر کرے، ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بے وفا زاہدوں کی خاطر سے ہلاک کردے۔ اگر دو کشتیوں کا باہم ٹکراؤ ہو جائے جن میں سے ایک ایسی ہے کہ اس میں بادشاہِ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے، مع اپنے خاص ارکان کے سوار ہے اور دوسری کشتی ایسی ہے جس میں چند چوہڑے یا چمار یا سانسی بدمعاش بدوضع بیٹھے ہیں اور ایسا موقع آپڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس میں ہے کہ دوسری کشتی مع اس کے سواروں کے تباہ کی جائے تو اب بتاؤ کہ اس وقت کونسی کاروائی بہتر ہوگی۔ کیا اس بادشاہ عادل کی کشتی تباہ کی جائے گی یا ان بدمعاشوں کی کشتی کو جو حقیر ذلیل ہیں، تباہ کردی جائے گی؟

پس خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اس کے مُرسلوں کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہوجاتا ہے تو گو وہ اپنے خیال میں کیسے ہی اپنے تئیں نیک قرار دیں، اُنہی کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہی کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ جس غرض کیلئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اس کو ضائع کرے۔ کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا اور پھر زمین پر اس کی کون عبادت کرے گا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے، سو یہ اچھا ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں مساجد میں جمع ہوتے ہیں کیا یہ برے ہیں؟ مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا، وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندوں میں محبت الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک ایسا خاص نور ہوتا ہے کہ اگر میں بیان کرسکتا تو بیان کرتا لیکن میں کیا بیان کروں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس راز کو کوئی نبی یا کوئی رسول بیان نہیں کرسکا۔ خدا کے باوفا بندوں کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر رُوح گرتی ہے کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہیں کہ اس کیفیت کو دکھلا سکے۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۹۔۷۰)

’’مخالف چاہتے ہیں کہ میں نابود ہوجاؤں اور ان کا کوئی ایسا داؤ چل جائے کہ میرا نام ونشان نہ رہے مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے اور نامرادی سے مریں گے اور بہتیرے اُن میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مرگئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا تمام میری مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو میں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کا ہوجاتا ہے تو اس کو بھی اس کا ہونا ہی پڑتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچا ئیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیں گی، وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔‘‘ (الوصیت صفحہ ۱۳۔۱۴)

☆......☆......☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس للّٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

’’مکہ میٹرو‘‘ ریلوے پروجیکٹ
ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

خبروں کے مطابق اس ماہ حجاج کرام کی سہولت کیلئے مکہ سمیت مقامات مقدسہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کیلئے مکہ میٹرو ریلوے پروجیکٹ ’’المشاعر المقدسہ‘‘ کے نام سے شروع کیا جارہا ہے۔ اگرچہ اس ریلوے پروجیکٹ کی باقاعدہ شروعات ۲۰۱۱ء میں ہونے والی ہے لیکن اس سال حج کے مبارک ایام میں اس کی آزمائشی شروعات کی جانے والی ہے۔ یہ پروجیکٹ یقیناً سعودی عربیہ حکومت کی ایک بڑی کامیابی ہے اور حجاج کرام کیلئے ایک بہت بڑی سہولت ہے۔ اس کے لئے حکومت سعودی عربیہ نے فروری ۲۰۰۸ء میں چین کی ایک کمپنی سے معاہدہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں مکہ سے منی مزدلفہ اور عرفات کا قریباً 20 کلومیٹر کا یہ رقبہ اب بن کر تیار ہے جس سے ہزارہا حاجیوں کو سہولت حاصل ہوگی۔ اس ٹرین کے ذریعہ حجاج کرام کو میدان عرفات سے مزدلفہ صرف ۹ منٹ۔ اسی طرح مزدلفہ سے منیٰ پہنچنے میں صرف پانچ منٹ لگیں گے۔ اس سے جہاں حاجیوں کو جلدی اور آسان سفر کی سہولت میسر ہو جائے گی وہیں حج کے موقع پر ہونے والے حادثات سے بھی بچا جاسکے گا۔ اس پروجیکٹ کے دوسرے مرحلہ کے طور پر اسے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور جدّہ تک ملانے کا پروگرام ہے۔ جس سے ایام حج کی سفر کی سہولت کے ساتھ ساتھ تمام سال نہ صرف زائرین کو سہولت ہوگی بلکہ اس کے نتیجہ میں مڈل ایسٹ میں تجارت کے کئی میدان بھی ہموار ہوں گے۔

اس موقع پر ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ

وَاِذَا الْعِشَار عُطِّلَتْ (سورۃ التکویر) یعنی اس وقت اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔

اگرچہ مفسرین کرام اس آیت کو قیامت پر چسپاں کرتے رہے ہیں لیکن سرسری نظر سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ التکویر کی اس آیت کا قیامت سے کچھ بھی تعلق نہیں بلکہ صاف فرمایا گیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ عربوں کی یہ مرغوب سواری بیکار ہو جائے گی اور اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا اور اس کی جگہ کوئی اور سواری لے لے گی۔ یاد کیجئے کہ ایک زمانہ تھا جبکہ ہزارہا اونٹوں کی سواریاں مکہ کی طرف سفر کرتی تھیں۔ اس تعلق میں قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے چنانچہ درج ذیل حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً فَلَيُكَسِّرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيُقَتِّلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعُنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُض وَالتَّحَاسُد وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَد۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما بشّریعة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم واکرم الله هٰذه الامة زادها اللّٰه وبیان الدلیل علی ان هذه الاُمّة لا تنسخ وانه لا تزال طائفة منها ظاهرین علی الحق اِلٰی یوم القیمة)

ترجمہ: یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم ابن مریم ضرور نازل ہوں گے حکم بن کر اور انصاف کرنے والے بنکر آپ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور آپ ضرور خنزیر کو قتل کریں گے اور آپ ضرور جزیہ کو موقوف کریں گے اور ضرور جوان اُنٹنیوں کو بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ کوئی ان پر نہیں دوڑے گا یعنی سفر نہیں کرے گا اور ضرور جاتی رہے گی دشمنی اور بغض اور حسد اور ضرور آپ دعوت دیں گے مال کی طرف لیکن اس کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔

مذکورہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ وہ حکم وعدل کے طور پر آئیں گے۔ قرآن مجید کے دلائل و براہین سے صلیبی عقائد اور سؤر خصلت لوگوں کا خاتمہ کریں گے اور تلوار کا جہاد آپ کے زمانہ میں موقوف ہو جائے گا۔ اور نئی نئی سواریاں نکل آنے سے جن میں موٹر گاڑیاں ریل اور جہاز شامل ہیں، عرب لوگ اونٹوں کی سواری کو متروک کر دیں گے۔ اور جو اِن پر ایمان لائیں گے۔ آپس میں بغض وحسد دشمنی چھوڑ دیں گے اور اس قدر روحانی مال تقسیم کریں گے کہ بعض بدبخت اُس کو قبول نہ کریں گے بلکہ محروم رہیں گے۔ آج کل غیر احمدی ملاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے سے دوسروں کو روکتے ہیں اور یہ ساری نشانیاں حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں پوری ہو چکی ہیں۔ آپؑ نے صلیبی عقائد کو پاش پاش کیا۔ آپ نے سؤر خصلت لوگوں کا قتل کیا ہے اور آپؑ سے مباہلے کے نتیجہ میں ان میں سے بعض مارے گئے اور پھر آپ کے دعویٰ کے وقت ریل کی سواری نکلی یہ وہی سواری ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا۔

ستر گز لمبا دجال کا گدھا ظاہر ہوگا (مشکوٰۃ کتاب الفتن) اس گدھے کے ایک سُم سے لیکر دوسرے سُم تک کا فاصلہ ایک دن ایک رات کا ہوگا۔ پھر فرمایا: دجال اپنے گدھے کے ذریعہ سمندروں میں گھس جائے گا۔

(نُزھۃ المجالس صفحہ ۱/۱۰۹)

پھر فرمایا: دجال کے گدھے کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔ (کنز العمال صفحہ ۲۹۸) پھر فرمایا: دجال کی سواری کے اندر روشنیاں ہوں گی اور اس کے بہت سے دروازے اور کھڑکیاں ہوں گی۔ (بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۶۴)

پس یہ ساری علامات آج کل کے دور میں نکلنے والی ان جدید سواریوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں جن میں موٹر گاڑیاں۔ ریلیں اور جہاز شامل ہیں اور جو دجالی اقوام کی ایجادات ہیں اور عین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ظاہر ہو کر آپ کی صداقت کی گواہی دے گئیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ریل کی یہ سواری جب عرب میں پہنچی تو آپ نے اس کو اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اب کوئی بعید نہیں کہ یہ ریلیں اب مکہ اور مدینہ میں بھی دوڑیں اور قرآنی پیشگوئی واذا العشار عطلت (التکویر) اور حدیث مبارک لَیُترکن القلاص فَلا یُسْعٰی علیها کی صداقت کا ثبوت پیش کریں لیکن اس وقت دمشق سے لیکر سعودی عرب کے بعض دیگر شہروں میں تو ریل جاری ہوئی لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ تک نہیں پہنچی لیکن آج اللہ تعالیٰ نے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں ریل کو پہنچا کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

’’منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں، خدا تعالیٰ کے وہ دو نشان ہیں جو دُنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا، اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے ظاہر کیا...... زمین کا نشان وہ ہے جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اشارہ کرتی ہے جس کی تصدیق میں مسلم میں یہ حدیث موجود ہے وَيُتْرَكُ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا۔ خسوف کسوف کا نشان تو کئی سال ہوئے جو دو مرتبہ ظہور میں آگیا اور اُونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلادِ اسلامیہ میں قریباً سَو برس سے عمل میں آرہا ہے لیکن یہ پیشگوئی اَب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہو جائے گی کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی وہی مکہ معظّمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائے گا تب وہ اُونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لیکر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے، ایک دفعہ بے کار ہو جائیں گے اور ایک انقلاب عظیم عرب اور بلادِ شام کے سفروں میں آجائے گا چنانچہ یہ کام بڑی سُرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے گا اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں بلکہ غالباً معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑی ہی مدّت میں اُونٹ کی سواری تمام دُنیا میں سے اُٹھ جائے گی اور یہ پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دُنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی اور تمام دُنیا اس کو بچشم خود دیکھے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی ریل کا طیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دُنیا میں ریل کا پھر جانا ہے کیونکہ اسلام کا مرکز مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ ہے۔ اگر سوچ کر دیکھا جائے تو اپنی کیفیت کی رُو سے خسوف کسوف کی پیشگوئی اور اُونٹوں کے متروک ہونے کی پیشگوئی ایک ہی درجہ پر معلوم ہوتی ہے کیونکہ جیسا کہ خسوف کسوف کا نظارہ کروڑہا انسانوں کو اپنا گواہ بنا گیا ہے ایسا ہی اُونٹوں کے متروک ہونے کا نظارہ بھی ہے بلکہ یہ نظارہ کسوف خسوف سے بڑھ کر ہے کیونکہ خسوف کسوف صرف دو مرتبہ ہو کر اور صرف چند گھنٹہ تک رہ کر دُنیا سے گذر گیا مگر اس نئی سواری کا نظارہ جس کا نام ریل ہے ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ پہلے اُونٹ ہوا کرتے تھے۔ ذرا اس وقت کو سوچو کہ جب مکہ معظّمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئتِ مجموعی میں مدینہ کی طرف جائے گا یا مدینہ سے مکہ کی طرف آئے گا تو اس نئی طرز کے قافلہ میں عین اس حالت میں جس وقت کوئی اہل عرب یہ آیت پڑھے گا کہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ یعنی یاد کرو وہ زمانہ جب کہ اُونٹنیاں بیکار کی جائیں گی اور ایک حمل دار اُونٹنی کا بھی قدر نہ رہے گا جو اہلِ عرب کے نزدیک بڑی قیمتی تھی اور جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتا ہوا یہ حدیث پڑھے گا کہ وَيُتْرَكُ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اُونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور اُن پر کوئی سوار نہ ہوگا تو سننے والے اِس پیشگوئی کو سن کر کس قدر وجد میں آئیں گے اور کس قدر ان کا ایمان قوی ہوگا۔ جس شخص کو عرب کی پرانی تاریخ سے کچھ واقفیت ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اُونٹ اہلِ عرب کا بہت پرانا رفیق ہے اور عربی زبان میں ہزار کے قریب اُونٹ کا نام ہے اور اُونٹ سے اِس قدر قدیم تعلقات اہلِ عرب کے پائے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں بیس ہزار کے قریب عربی زبان میں ایسا شعر ہوگا جس میں اُونٹ کا ذکر ہے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ کسی پیشگوئی میں اُونٹوں کے ایسے انقلابِ عظیم کا ذکر کرنا، اِس سے بڑھ کر اہلِ عرب کے دِلوں پر اثر ڈالنے کیلئے اور پیشگوئی کی عظمت اُن کی طبیعتوں میں بٹھانے کیلئے اور کوئی راہ نہیں۔ اِسی وجہ سے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

یہ آئرلینڈ کا میرا پہلا سفر ہے اور اس سفر کا مقصد اس ملک میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنا ہے۔

یہ مسجد گالوے (Galway) میں تعمیر ہوگی۔ گالوے بھی ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ بنتا ہے۔

مساجد بنانے کا ہمارا یہی مقصد ہے کہ جہاں ہم اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے، اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بناتے ہوئے مساجد میں پانچ وقت جمع ہو کر اس کے آگے جھکیں اور اس کی عبادت کریں وہاں توحید کا پیغام بھی اس ذریعہ سے دنیا کو پہنچائیں۔

اللہ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش اور دعا بھی ہونی چاہئے تبھی مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ بھی مجبور کئے جائیں گے کہ تبلیغ میں وسعت پیدا کریں لیکن اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کو جو یہاں رہتا ہے اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء بمطابق 17 تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام گالوے (Galway) آئرلینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (البقرة:128-129)

اور جب ابرہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے کہ) اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے۔ اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت پیدا کردے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ آئرلینڈ کا میرا پہلا سفر ہے اور اس سفر کا مقصد اس ملک میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنا ہے۔ بڑے عرصہ سے آپ لوگ جو یہاں کی جماعت کے رہنے والے ہیں، اس مخمصہ میں پڑے ہوئے تھے کہ مسجد Dublin میں بنائیں یا Galway میں بنائیں؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے کہنے پر جس کی بعض وجوہات بھی تھیں تقریباً تمام احباب نے اس بات کو خوشی سے مان لیا کہ ٹھیک ہے پہلی مسجد Galway میں تعمیر کی جائے۔

اگر دیکھا جائے تو Galway بھی ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ بنتا ہے۔ سمندر کے کنارے واقع ہے۔ Atlantic Ocean (یا بحیرہ اوقیانوس) یہاں سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سیدھی لائن میں تو یورپ کے اور کوئی جزیرے نہیں ہیں۔ یہاں سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اگر لائن کھینچیں تو سمندر کے بعد کینیڈا، امریکہ وغیرہ کے علاقے پھر شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی ایک کنارہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں کو ایک مسجد بنانے کی انشاء اللہ تعالیٰ توفیق مل رہی ہے تا کہ وحدانیت کا اعلان اس علاقہ سے بھی دنیا کو پہنچے۔ اور مساجد بنانے کا ہمارا یہی مقصد ہے کہ جہاں ہم اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے، اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بناتے ہوئے مساجد میں پانچ وقت جمع ہو کر اس کے آگے جھکیں اور اس کی عبادت کریں وہاں توحید کا پیغام بھی اس ذریعہ سے دنیا کو پہنچائیں۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی صدا بلند کرتے ہوئے یہ پیغام دنیا کو پہنچائیں۔ اور دنیا کے ہر کونے سے جب یہ صدا بلند ہو کر عرش پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں ہمارا بھی شمار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کو اسی لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ پہلے انبیاء نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک عاشقِ صادق کے آنے کی جو خبر دی تھی اس کا یہی کام اور مقصد تھا کہ وہ اَللّٰهُ اَكْبَر کا نعرہ دنیا میں لگائے اور لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا پیغام دنیا کو دے کر انہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنادے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لا ڈالے۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی پیغام نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام لے کر آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو الہاماً یہ خوشخبری دے کر وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو اس سے مراد اسی پیغام کی تبلیغ تھی جو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری رسول خاتم الانبیاء فخر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ جس نے شریعت کو کامل کیا تھا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی انتہا سے اس دنیا کو جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تلاش میں تھی فیضیاب کیا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا' تو اس سے مراد یہ پیغام ہے جس کے دنیا میں پھیلانے کے لئے آپ کو اس قدر فکر اور تردد تھا کہ آپ علیہ السلام نے اپنے آقا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی جان ہلکان کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس دین نے دنیا میں غالب آنا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے۔ اور اے مسیح محمدی! تجھے مَیں نے اس دین کے غلبہ کے لئے ایک ذریعہ بنا کر کھڑا کیا ہے۔ پس اب یہ میرا وعدہ ہے اور یہی تقدیر ہے کہ اسلام نے ہی دنیا میں آخری فتح دیکھنی ہے تو پھر تُو اپنی کمزوری، اپنے وسائل کی کمی اور راستے کی بے شمار روکوں کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔ اے مسیح محمدی! مَیں نے جو کام تیرے سپرد کیا ہے یہ صرف تیرا کام ہی نہیں ہے بلکہ یہ تقدیرِ الٰہی ہے اور جب یہ تقدیرِ الٰہی ہے تو پھر میری تائید و نصرت بھی تیرے ساتھ ہے۔ پس ان تمام وسائل کی کمیوں، بشری کمزوریوں اور راستے کی بے شمار روکوں کے باوجود مَیں تیرے مشن کو جو دراصل دنیا کو میرے اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا مشن ہے، مَیں اپنی تمام تر قدرتوں کے ساتھ پورا کروں گا۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم دیکھتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کا ہی ذریعہ لے لیں کس طرح اس ذریعہ سے دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور خلیفۂ وقت جہاں دورہ پر جائے پھر وہاں سے ہی دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلیفہ کی آواز اس ذریعہ سے پہنچ رہی ہے۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا، پہلے بھی مَیں فجی میں اور بعض اور جگہوں پر اس کا ذکر کر چکا ہوں کہ ان کناروں سے مسیح محمدی کا پیغام آپ کے خلیفہ کے ذریعے دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ گویا دنیا کے کناروں سے دنیا کے مرکز اور خشکی اور تری اور پھر تمام کناروں تک یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کی کتنی بڑی دلیل ہے۔ اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے وعدے پورے ہونے کی دلیل ہے۔ اگر کوئی دیکھنے والی نظر ہو تو دیکھے۔ آج یہاں سے نشر ہونے والا خطبہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے کیونکہ میرے نزدیک جیسا کہ مَیں نے کہا یہ بھی دنیا کا ایک کنارہ ہے۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے سپرد کیا ہے وہی کام آپ کے ماننے والوں کے سپرد بھی ہے۔ اور ہمیں ہمیشہ اور ہر وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو فکر تھی۔ بار بار تسلی بھرے الفاظ سے تسلی دلانے کے باوجود نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کوشش میں کمی کی، نہ ہی آپ نے اپنی دعاؤں میں کمی کی، نہ ہی آپ کی فکر میں کمی ہوئی کہ کہیں ان تمام چیزوں میں کمی کی وجہ سے خدائی وعدے ٹل نہ جائیں۔ کہیں کوئی کمزوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بن جائے۔ اور یہ سب کچھ آپؑ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں اور کئی بار پڑھ چکے ہیں اور سن چکے ہیں کہ جنگِ بدر

میں خدا تعالیٰ کے تمام تر وعدوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے چین ہو ہو جاتے تھے۔ دعاؤں اور رقّت کی حالت میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اس قدر جھٹکے لیتا تھا کہ آپ کے کندھے پر پڑی چادر گر گر جاتی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار تسلی دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے آپ کے ساتھ ہیں۔ اگر ہم مٹھی بھر ہیں اور کمزور ہیں تو کیا ہوا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے، آج بھی کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون اس بات کو جان سکتا تھا کہ یقیناً خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں اور یقیناً فتح ہماری ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری جاری رکھی۔ اسی میں مگن رہے اور دعاؤں میں شدت پیدا کرتے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ سے آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ کہیں ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ٹل نہ جائیں۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ کے پیارے اس یقین پر قائم ہوتے ہیں اور اس سے پُر ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور بالضرور پورے ہوں گے وہاں ان کو یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے۔ ہماری طرف سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو ٹالنے کا باعث بن جائے۔ پس یہی رہنما ہے اور یہی اصل ہے جس کو حقیقی متبعین پکڑتے ہیں اور پکڑنا چاہئے۔ وہ نہ ہی اپنی کوششوں میں کمی کرتے ہیں، نہ ہی اپنی دعاؤں میں کمی کرتے ہیں، نہ ہی اپنے اعمال اور اپنی قربانیوں پر انحصار کرتے ہیں بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور کبھی یہ خیال دل میں نہیں لاتے کہ جو کچھ انعامات ہمیں مل رہے ہیں یہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ یہی سبق ہمیں ان آیات میں ملتا ہے جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مثال دے کر، ان کا واقعہ بیان کر کے خدا تعالیٰ نے ہمیں اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان پر غور کریں تو یہی سبق ہے۔ جب یہ دونوں باپ بیٹا خدا تعالیٰ کے سب سے پہلے گھر کی دیواریں اور بنیادیں نئے سرے سے کھڑی کر رہے تھے تو کمال عاجزی اور انکسار سے یہی دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! ہماری اس قربانی کو قبول فرما جو ہم تیرے حکم کے مطابق کر رہے ہیں۔ یہ بھی کمال عاجزی ہے کہ ایک کام جس کے بارہ میں تو ان کو خود نہیں پتہ تھا۔ خانہ کعبہ کی بنیادوں کا علم تو اللہ تعالیٰ کی نشاندہی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہوا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا تھا کہ یہ سب سے قدیم گھر ہے۔ اور یہ وہ گھر ہے جس نے اب رہتی دنیا تک وحدانیت کا نشان اور symbol بن کر قائم رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کو اپنی توحید کا نشان بنانا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہم جو تیرے حکم سے اس کی تعمیر کر رہے ہیں تو اس تعمیر کے ساتھ ہماری قربانیوں کو بھی وابستہ کر دے۔ ہمیں یہ خوف نہیں ہے کہ اس تعمیر کے بعد اگر ہم اپنی قربانیوں کو اس سے وابستہ کر کے قبولیت کی دعا کریں گے تو ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس ویران جگہ کی آبادی بھی کرنی پڑے گی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہماری دعاؤں کو قبول کر کے جن فضلوں کا تو وارث بنائے گا ان کے مقابلے پر یہ قربانی بالکل حقیر قربانی ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ قربانی کا قبول کرنا بھی تیرے فضل پر ہی منحصر ہے۔ ہم اگر سمجھ بھی رہے ہیں کہ ہم قربانی کر رہے ہیں تو ہمیں کیا پتہ کہ حقیقت کیا ہے؟ یہ قربانی ہے بھی کہ نہیں۔ پس تُو جو دعاؤں کا سننے والا ہے، تیرے سے ہم عاجزانہ طور پر یہ دعا کرتے ہیں کہ تیرا گھر جو تیرے حکم سے تعمیر ہو رہا ہے اس کی تعمیر میں جو کچھ بھی ہم نے پیش کیا ہے تُو محض اور محض اپنے فضل سے قبول فرما لے۔ اور قبول فرمانے کا نتیجہ اس طرح ظاہر ہو کہ ہمارا نام بھی اس سے وابستہ ہو جائے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ سمیع کا حوالہ دے کر دعا کی قبولیت کی بھیک مانگ رہے تھے وہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ علیم کا حوالہ دے کر یہ بھی دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! تو علیم ہے۔ جانتا ہے کہ ہمارے دل میں کیا ہے؟ ہمارے دل کی حالت تیرے سے تو مخفی نہیں ہے۔ تُو یقیناً جانتا ہے کہ ہم خالص ہو کر تیرے سامنے جھکے ہیں اور جھکنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں قبول فرما اور اس عمارت سے وابستہ انعامات کا ہمیشہ ہمیں وارث بنا دے۔ اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اور جب تک تیری توحید کا نام یہاں سے بلند ہونا ہے، ہمارا نام بھی اس سے منسلک رکھ۔ ہم یہ دعا کرتے تھے کہ اس گھر میں آ کر دعائیں کرنے والے بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور جو جو بھی ان سے وابستہ ہیں وہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان باپ بیٹے نے وہ قربانیاں دی تھیں کہ آج تک ہم یاد رکھتے ہیں۔ مسلمان جب ہر نماز میں درود پڑھتے ہیں اور ہر نفل کی آخری رکعت میں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ساتھ ہی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اور آپؑ کی آل پر بھی اس حوالہ سے درود بھیجتے ہیں۔ یہ اعزاز حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کی وفا اور کامل طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہونے کی وجہ سے ملا۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم:38) اور ابراہیم جس نے وفا کی اور عہد پورا کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ یوں فرماتے ہیں کہ:

"جب تک انسان صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم:38) کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو۔ کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں"۔ (البدر جلد 2 نمبر 43 مورخہ 16 نومبر 1903ء صفحہ 334)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔ اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآنِ شریف نے فیصلہ کر دیا ہے اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم:38) ابراہیم وہ ہے جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی۔ آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں"۔

(الحکم جلد 8 نمبر 4 مورخہ 31 جنوری 1904ء صفحہ 1,2)

یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ کسی اور کی عبادت سے انکار کر دیا۔ یہ کامل وفا تھی۔

پس ہم عموماً اپنی مساجد کی بنیادوں اور افتتاحوں کی تقریبوں میں جو ان آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو یہ روح ہے جو ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہئے. ہم یہ تعمیر اور اس تعمیر کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی اگر کر بھی رہے ہیں تو ہمیں نہیں پتہ کہ وہ دکھاوا ہے یا حقیقی قربانی ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ ان قربانی کرنے والوں میں شامل کر جو حقیقی قربانی کرنے والے ہیں۔

آپ یہ مسجد بنائیں گے اور ظاہر ہے ہماری مساجد افرادِ جماعت کی مالی قربانیوں کے ذریعہ ہی تعمیر ہوتی ہیں تو ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اس دعا کے ساتھ یہ قربانیاں دینی ہوں گی کہ اے خدا! ہماری اس قربانی کو اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا دے۔ کبھی ہمارے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ یہ کوئی بہت بڑی قربانی ہے جو ہم نے دی ہے یا ہم دے رہے ہیں۔ یہاں تو آپ میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو اچھا کمانے والے ہیں۔ پاکستان میں اور افریقہ وغیرہ کے ممالک میں اور دوسرے غریب ممالک میں تو احمدی اللہ تعالیٰ کے گھروں کی تعمیر کے لئے اپنے پیٹ کاٹ کر قربانیاں کر کے دے رہے ہیں اور دیتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جن کی پھر بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اور توفیق دے تو اور دیں۔ افریقہ میں ایسے بہت سے افریقن احمدیوں کو میں جانتا ہوں جن کے حالات پہلے تو اچھے نہیں تھے لیکن اس کے باوجود وہ قربانیاں دیتے رہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دن پھیرے۔ آمدنیوں کے ذریعے بڑھ گئے۔ کاروبار میں وسعت پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنی قربانیوں کے معیار اور بڑھا دیئے۔ زائد آمد سے اپنے آرام وسکون کا خیال نہیں رکھا بلکہ مساجد کی تعمیر کے لئے بے انتہا دیا۔ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اکیلے ہی ایک ایک مسجد خود تعمیر کی اور بڑی بڑی اچھی خوبصورت مساجد تعمیر کی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب قربانیاں کرنے والے دل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔ اور جنہیں پھر کبھی یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم نے کوئی قربانی کی ہے۔ مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ اکثریت نے خوشدلی سے اس فیصلہ کو قبول کر لیا لیکن شاید چند ایک ایسے بھی ہوں جو Dublin میں مسجد کی تعمیر پہلے چاہتے ہوں۔ ایک دو نے تو مجھے خط بھی لکھے تھے۔ جماعت کی تعداد وہاں زیادہ ہے اس لئے ان کی خواہش بھی جائز ہے۔ لیکن بعض اَور وجوہات ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہاں تعمیر کا پہلے فیصلہ کیا گیا۔ اس لئے اب وہ لوگ بھی جن کی مرضی کے خلاف یہ تعمیر ہو رہی ہے ان کو اس کی تعمیر میں کھلے دل سے حصہ لینا چاہئے اور یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ ہم Dublin میں رہتے ہیں اس لئے وہاں کی مسجد کی پہلے تعمیر ہو یا جب بھی وہاں مسجد تعمیر ہوگی تو ہم اس میں حصہ لیں گے۔ یہ ایک مرکزی پراجیکٹ ہے، منصوبہ ہے، اس لئے یہاں بھی سب کو حصہ لینا چاہئے اور جب Dublin میں انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بنے گی تو وہاں بھی سب حصہ لیں گے۔ یہ تو ایک راستہ ہے جو کھولا جا رہا ہے۔ یہ مسجد بننے کے بعد مساجد کی تعمیر بند تو نہیں ہو جائے گی۔ یہی چیز ہے جو حقیقی وفا کی نشاندہی کرتی ہے۔ وفا دکھانے کا یہ مطلب بھی ہے کہ عہد کو پورا کرنا۔ پس ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ تو وفا اور عہد کو پورا کرنے کا معیار تبھی قائم ہو گا جب بے نفس ہو کر حتی الوسع اس مسجد کی تعمیر کے لئے ہر احمدی حصہ لے گا۔ آج جو مطالبہ آپ سے ہو رہا ہے وہ یہ ہو رہا ہے۔ مختلف وقتوں میں مختلف مطالبے ہوتے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب وفاؤں کے معیار قائم کرنے اور عہدوں کو پورا کرنے سے ملتا ہے۔ اور جو عمارت بن ہی خدا کے گھر کے طور پر خدا والوں کی عبادت کے لئے رہی ہو اس سے زیادہ اور کون سی چیز اس بات کی حق دار ہے کہ اس کی خاطر اپنے مال میں سے کچھ قربان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدوں کے پاس جو کچھ تھا انہوں نے پیش کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر ان کی نسل میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنا سب سے پیارا نبی پیدا فرمایا وہاں ان دونوں کے نام بھی تا قیامت اپنے اس پیارے کے ساتھ جوڑ دیئے۔

پس یہ ایسی قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی مقبول ہوئی۔ اور آج ہمیں بھی حکم ہے کہ تم اس قربانی کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کرو۔ اور ان کا رخ بھی اللہ تعالیٰ کے اس قدیم گھر کی طرف رکھو تا کہ جہاں تمہاری توجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے وہاں ان فرستادوں کی قربانیاں بھی یاد رہیں۔ ان کی وفاؤں کے نمونے سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی وفاؤں کے پرکھنے کی طرف توجہ رہے۔ ہمیشہ ہماری دعائیں

اللہ تعالیٰ کے حضور سنی جاتی رہیں۔

پس یہ روح ہے جو مسجدیں تعمیر کرنے والوں کو ہر وقت قائم رکھنی چاہئے۔ اور اس روح کو قائم رکھنے کے لئے اگلی آیت میں مزید کھول کر بتایا ہے۔ (یہ دو آیات تھیں) کہ اس وفا کو قائم رکھنے اور قربانیوں کی روح کو دوام بخشنے کے لئے بعض اعمال بھی ہیں جو ہمیشہ ہمیں پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔ بعض دعائیں بھی ہیں جو ہمیں کرتے رہنا چاہئیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے پیارے اسی طرح دعا کرتے تھے کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ یعنی ہمیں بھی اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے۔ پس عبادت گاہ بنانے والوں کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کامل فرمانبردار ہوں۔ یہاں پھر وفا کی طرف مضمون پھیرا گیا ہے کہ کامل وفا کے ساتھ ہی کامل فرمانبرداری ہوتی ہے۔ یا کامل فرمانبرداری کا اظہار وہی لوگ کر سکتے ہیں جو کہ وفاؤں کے معیار قائم کرنے والے ہوں۔

جب انسان کامل فرمانبردار ہو تو تبھی یہ معیار بھی قائم ہوتے ہیں۔ ایک بندہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل فرمانبرداری کا عہد کرے یا دعا مانگے تو اس کا مطلب ہے کہ اس بات کی حتی المقدور کوشش کرے گا کہ اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے دکھانے کی طرف توجہ رہے۔ اور اطاعت کا اعلیٰ ترین نمونہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ عمل کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اور ان حکموں میں جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی ہے وہاں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ جہاں عبادت کے معیار بلند کرنے کی کوشش ہے وہاں نظامِ جماعت کی کامل اطاعت کے لئے پوری کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی پوری کوشش کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ نمونے انسان خود قائم کرتا ہے اور اس کے لئے دعا بھی کرتا ہے تو پھر یہ خیال آتا ہے کہ میری نیکیاں کہیں میرے تک ہی نہ ختم ہو جائیں اور میرے بعد یہ نیکیاں آگے نہ چلیں۔ اس لئے خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ یہ دعا بھی سکھا دی کہ ہماری اولاد میں سے بھی ایک پاک اور فرمانبردار جماعت پیدا کر جو تیری عبادت کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ نظامِ جماعت سے بھی جڑے رہنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔

بہت سے لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں آپ کی بیعت کی (سرحد کے علاقے میں تو ابھی بھی بہت ہیں) لیکن اپنی بیویوں کی اور اپنی اولادوں کی اس نہج پر تربیت نہیں کر سکے اور ان کو جماعت سے جوڑ نہیں سکے جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ اگلی نسلیں علیحدہ ہو گئیں، ان کا پتہ ہی نہیں لگا۔ تو جہاں یہ دعا انسان کرتا ہے کہ مَیں بھی کامل فرمانبردار رہوں، مَیں بھی خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا رہوں اور جس کا ہاتھ پکڑا ہے اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں، وہاں اپنی نسل کے لئے بھی دعا کرتا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی کرتا ہے تو تبھی کامیابیاں ملتی ہیں۔ پس یہ ایک ایسا سلسلہ دعا ہے جس کو ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اور اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے مقصد کے حصول کی کوشش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے، اور جو اگر حاصل ہو جائے تو انسان کی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی دعا کو تو خدا تعالیٰ نے ایسا قبول فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ جگہ تمام دنیا کی مساجد کا محور بن گئی اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بنانا تھا۔ اور ان دونوں کی ذریت سے وہ عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے فرمانبرداری اور اطاعت اور عبادت کے بھی نئے اور عظیم معیار قائم کر دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں دعاؤں اور عبادتوں کے معیار قائم کروا دیئے اور پھر ہمیں حکم دیا کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب: 22)۔

یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اُسوہ حسنہ ہے۔ اور اُس اُسوہ حسنہ میں ہم نے کیا دیکھا؟ آج مسجد کے حوالے سے مَیں بات کرتا ہوں تو عبادتوں کے جو نئے سے نئے معیار قائم ہو رہے ہیں۔ یہ نہ صرف خود قائم کئے بلکہ صحابہ میں وہ روح پھونک دی کہ جنہوں نے عبادتوں کے نئے سے نئے معیار قائم کئے۔ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھنے کے لئے مدینہ میں پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد کی بنیاد رکھی تا کہ اُمّت کے افراد خدائے واحد کی عبادت کرنے کی طرف متوجہ رہیں۔ ایک جگہ جمع ہو کر سب عبادت کر سکیں۔ پھر دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ مسجدِ نبوی دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی آماجگاہ بن گئی اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ پس اللہ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش اور دعا بھی ہونی چاہئے۔ تبھی مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اینٹ، سیمنٹ، لکڑی کے جو ڈھانچے ہیں یہ کھڑے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم کچھ مالی قربانی کر کے مسجد کی تعمیر کر دیں گے تو ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ مسجد کی تعمیر کی جو بنیادی اینٹ ہے اس سے لے کر چھت تک پہنچنے والی ہر اینٹ جب رکھی جا رہی ہو تو اسے پہنچانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ اس کی آبادی کے لئے بھی دعا کرتے رہیں تا کہ ہمارے دل بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف خالص ہو کر مائل رہیں اور ہماری اولاد کے دل بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل رہیں، ان کو توجہ پیدا ہوتی رہے۔ ایسی مسجدیں بھی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مثال دی کہ ان کی بنیاد ہی فساد پر تھی۔ لیکن ہم نے تو وہ مسجد اٹھانی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر اٹھائی گئی تھی۔ پس مسجد کی بنیاد کی اصل خوشی یہ ہے کہ یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنا دے۔ اور جب اس کی تعمیر مکمل ہو تو عبادت کے لئے بے چین دلوں سے یہ بھر جائے۔

پھر اس آیت میں یہ بھی دعا ہے کہ ہمیں اپنی ایسی عبادتوں کے طریق سکھا، ہمیں ایسی قربانیوں کے طریق سکھا جو تیرے حضور مقبول ہونے والی ہیں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بھی پہلے سے بڑھتے چلے جائیں۔ اور ہماری قربانیوں کے معیار بھی پہلے سے بڑھتے چلے جائیں۔ پس یہ مسجد، یہاں رہنے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے جا رہی ہے، اگر اس اصل کو پکڑ لیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے فضل سے مقبول ہو جائیں گے۔

آخر میں پھر اس آیت میں یہ دعا کی گئی ہے کہ تُبْ عَلَيْنَا۔ ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یعنی چاہے جتنی بھی ہم کوشش کریں، اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیں، حقوق العباد کی طرف توجہ دیں، اپنی اولاد کی اصلاح کی طرف توجہ دیں، تیرے پیغام کو پہنچانے کی طرف توجہ دیں تو پھر بھی ہمارے کاموں میں خامیاں رہ جائیں گی۔ یہ بشری تقاضے ہیں۔ کمیاں بھی رہ جائیں گی۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری سستیوں کی وجہ سے یہ کام جو ہمارے سپرد ہیں یہ آگے ٹل جائیں۔ پس ہم یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فضل سے ہماری طرف توجہ رکھنا اور ہمیں معاف کر دیا کرنا۔ اگر یہ سستیاں اور خامیاں رہ جائیں تو ہم سے درگزر کرنا۔ تُو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس توبہ اس کی قبول ہوتی ہے جو جان بوجھ کر غلطیوں میں نہ پڑے اور بار بار رحم بھی اس پر ہوتا ہے جو بار بار رحم مانگتا ہے۔ پس دعاؤں کا اور نیک اعمال بجالانے کا، اور برائیوں سے بچتے رہنے کا اور اس کے لئے کوشش کرتے چلے جانے کا یہ تسلسل ہے۔ اگر یہ ایک تسلسل قائم رہے تو خدا تعالیٰ بھی فضل اور رحم فرما دیتا ہے۔ اور مسجد کی تعمیر اور خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اس کو جوڑ کر جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے ہمیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

آج اس مسجد کی بنیاد رکھنے کی تقریب کے ساتھ پریس اور میڈیا کے لوگوں کو بھی توجہ پیدا ہو گی۔ بہت سے احمدی جن کو پہلے کوئی نہیں جانتا تھا یا جماعت کا تعارف اس طرح نہیں تھا، شاید اس تقریب کے بعد لوگوں کی توجہ پیدا ہو۔ بلکہ مختلف ممالک کے تجربے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ جوں جوں عمارت بلند ہوتی جائے گی یہ عمارت مزید توجہ کھینچے گی اور جب توجہ کھینچے گی تو ہر وہ احمدی جو یہاں رہتا ہے اس کی اہمیت بھی بڑھے گی تو اس کو یہ احساس بھی ہونا چاہئے کہ میری اہمیت بڑھ رہی ہے۔ آپ لوگ یہاں مقامی لوگوں کی نظر میں آئیں گے تو اس سے مجھے امید ہے کہ جہاں تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہو گی وہاں آپ کو مختلف طریقوں سے لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کی بھی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی ہو گی۔ جیسا کہ مَیں اکثر بیان کیا کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر اسلام کا تعارف کروانا ہے اور پیغامِ حق پہنچانا ہے تو جس علاقے میں یہ مقصد حاصل کرنا ہے وہاں مسجد بنا دو۔ تو مجھے امید ہے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ بھی مجبور کئے جائیں گے کہ تبلیغ میں وسعت پیدا کریں۔ اگر اپنے عہدوں کو پورا کرنا ہے، اگر اپنی وفا کا ثبوت دینا ہے تو نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو وسعت پیدا کرنی پڑے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کو جو یہاں رہتا ہے، مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا، اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار بھی کرتے رہنے کی ضرورت ہو گی تا کہ اللہ تعالیٰ طاقت بخشے کہ نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملتی رہے۔

دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام تو خانہ کعبہ کی بنیادیں کھڑی کرتے وقت صرف دو افراد تھے، لیکن جب تعمیر شروع کی تو اس یقین پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ جو اتنا اہم کام کروا رہا ہے تو آئندہ ہماری نسل میں بھی وسعت پیدا کرے گا۔ اس لئے ان کے لئے بھی ساتھ ہی دعا کی کہ جو بھی ذریت آنے والی ہے وہ بھی اس اہم مقصد کو پیشِ نظر رکھے۔ لیکن ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہیں۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ وابستہ ہیں ہم تو اس بڑھتی ہوئی ذریت اور اُمّت کو دیکھ بھی رہے ہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی ابراہیم کے الہامی نام سے پکارا ہے۔ پس اس ابراہیم کی دعائیں بھی قبول ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کی ہیں اور کرتے ہیں، کر رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک عربی الہام میں اس طرح فرمایا تھا کہ ”اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ وَاُخْرِجُ مِنْکَ قَوْمًا کہ مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا“۔

آپ فرماتے ہیں کہ ”اس کے ساتھ ہی دل میں یہ تفہیم ہوئی جس کا مطلب یہ تھا جیسا کہ مَیں نے ابراہیم کو قوم بنایا“۔ (الہام 27 مئی 1906ء تذکرہ ایڈیشن چہارم 2004ء صفحہ 530)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعے جو قوم بن رہی ہے وہ تو خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کے ذریعہ بن رہی ہے۔ اور اس قوم کی عبادت کے سامان کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مساجد بھی بنانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اس تعمیر کی برکات سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیں توبہ و استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق میں ہر دم بڑھتے چلے جانے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اس کے پھل ہمیشہ کھاتی چلی جائیں۔ ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائیں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بلند ہوتے رہیں اور ہم اپنی نسلوں میں بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ساتھ مضبوط تعلق کی روح قائم کرتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

قرض کے متعلق اِسلامی اَحکام

از: ۔مکرم مولوی حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندر آباد

انسان اپنی زندگی کے مختلف اوقات میں ضروریات اور حوائج کا شکار ہوتا ہے۔ یہ ضروریات عام طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں۔(۱) اخلاقی (۲) مادی۔ یعنی انسان کو کبھی اخلاقی لحاظ سے تو کبھی مادی لحاظ سے دوسرے انسان کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اخلاقی استعانت سے مراد زبان، ہاتھ اور علم وغیرہ سے ملنے والا تعاون ہے جسے ہمدردیٔ خلق اور انسانیت کہہ سکتے ہیں۔ مادی استعانت سے مراد مالی تعاون ہے۔ انسان مالی لحاظ سے خواہ امیر ہو یا غریب ہو یا متوسط طبقہ کا ہو بسا اوقات حسبِ مراتب اسے مالی تعاون کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب انسان واپسی کا ارادہ کرتے ہوئے یا واپسی کا وعدہ کرتے ہوئے کسی دوسرے شخص سے کچھ مالی تعاون حاصل کرتا ہے تو اسے ’’قرض‘‘ کہا جاتا ہے۔ قرض لینے یا حاصل کرنے والے کو’’قرض دار‘‘ یا ’’دین دار‘‘ کہتے ہیں۔ قرض دینے والے کو’’قرض خواہ‘‘ یا ’’لین دار‘‘ کہتے ہیں۔ سر دست ہم اس جگہ اسی قرض سے متعلق اسلامی احکامات کی روشنی میں جائزہ لیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو اُمَّةً وَسَطًا یعنی میانہ روی کا مذہب قرار دیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات انسان کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ لین دین یا قرض انسان کی اہم ضرورت ہے۔ اسی لئے اسلام نے نہ صرف قرض کے حصول کو جائز قرار دیا ہے بلکہ اسلام نے ایک مضطر اور ضرورت مند کو قرض دینے کی نصیحت کی ہے اور اس نیکی کو ایصالِ ثواب اور رضائے الٰہی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

قرض ایک نہایت ہی نازک مسئلہ ہے۔ طرفین کی طرف سے اس کے معاہدوں کی پاسداری نہ رکھنے کے نتیجہ میں معاشرہ میں خوفناک صورتِ حال کے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن اخبار میں اس قسم کی خبریں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ قرض دار نے قرض خواہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا یا پھر قرض خواہ نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے قرض دار کے ساتھ نا زیبا سلوک اور سختی برتی۔ قرض لیتے وقت جو آپسی معاہدہ ہوتا ہے اس کی پابندی نہ کرنے یا صحیح اصول کے مطابق معاہدات طے نہ ہونے کی صورت میں بعض دفعہ مقدمات ہوتے ہیں۔ اور پھر عداوت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ قتل وغارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ دونوں طرح کے لوگوں کے بارہ میں مثل مشہور ہے ’’کسی سے عداوت مول لینی ہو تو قرض دیکر دیکھ لو‘‘ یا پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ’’قرض دار چھاتی پر سوار‘‘ یعنی قرض خواہ ہمیشہ مقروض کو دبائے رکھتا ہے۔ اسلامی احکام میں افراط وتفریط نہیں پائی جاتی ہے۔ اسلام جہاں عند الضرورت قرض لینے کی اجازت دیتا ہے وہاں قرض لینے والے کو تاکید کرتا ہے کہ وقت پر قرض ادا کرو۔ پھر جہاں ایک ضرورت مند کو قرض دینے کی ترغیب دلاتا ہے وہیں قرض کے تقاضا کرنے میں مہلت دینے کی بھی سفارش کرتا ہے۔

اسلام نے قرض لینے والے اور دینے والے دونوں کو بہترین تعلیم دی ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ فرمایا۔ ’’استطاعت رکھنے والے کا، جبکہ سب کچھ موجود ہو، قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کا قرض کسی دولتمند کے ذمہ لگایا جائے اور وہ اس بات کو مان لے کہ یہ قرض وہ ادا کردے گا تو قرض خواہ کو یہ سپردگی اور حوالگی مان لینی چاہئے اور بے جا ضد نہیں کرنا چاہئے۔‘‘ (بخاری کتاب الحوالة)

قرض کے معاملات صاف دلی اور تقوٰی کے ساتھ سرانجام نہ دینے کی وجہ سے جو مفسدانہ نتائج اُبھر کر آتے ہیں۔ اُن کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ’’میں یہاں چند ایک برائیوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ جس نے باوجود اس کے کہ دلوں میں نیکی موجود ہے لیکن پھر بھی بعض احمدیوں کے دلوں میں بھی یہ برائیاں پیدا کردی ہیں۔ اور نیکی اور برائی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اگر برائیاں بڑھتی رہیں یا قائم رہیں تو نیکیوں کو نکال دیتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں نیکیوں کے قدم مضبوط ہوں اور برائیوں کو باہر نکالیں تا کہ تزکیہ قلب حقیقی رنگ میں ہو۔ ان برائیوں میں سے ایک حسد ہے۔ ایک جھوٹ ہے۔ پھر قرض لینے کی عادت ہے اور قرض نہ واپس کرنے کی عادت ہے۔ تو آجکل کے معاشرے میں ان برائیوں نے بہت سے مسائل پیدا کئے ہوئے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ: 25/جنوری/2008۔ بحوالہ اخبارِ بدر 20/مارچ/2008)

حضور انور ایدہ اللہ کی اس اہم نصیحت کی بناء پر اِس مسئلہ میں حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔

قرض کے بنیادی اصول:۔ اسلامی تعلیمات اور عبادات مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے بارہ میں قرآنِ کریم میں تاکیداً لیکن اختصار کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ اور تفصیل بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث پر مبنی ہے۔ لیکن قرض ایک ایسا نازک معاملہ ہے جس پر کھلے کھلے ہدایات کی ضرورت تھی۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں قرض کے بارہ میں تفصیلات پر مشتمل بڑے واضح ارشادات بیان فرمائے ہیں۔ ارشادِ خداوندی اس طرح ہے۔

’’اے ایماندارو! جب تم ایک دوسرے سے کسی مقررہ میعاد کے لئے قرض لو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ کوئی لکھنے والا تمہارے درمیان (طے شدہ معاہدہ کو) انصاف کے ساتھ لکھ دے۔ اور کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے کیونکہ اللہ نے اسے (لکھنا) سکھایا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ ضرور لکھے اور تحریر وہ لکھوائے جس کے ذمہ حق ہو اور چاہئے کہ وہ (لکھواتے وقت) اللہ کا جو اس کا رب ہے تقوٰی مدنظر رکھے اور اس میں سے کچھ (بھی) کم نہ کرے۔ اور اگر وہ شخص جس کے ذمہ حق ہے نادان ہو یا کمزور ہو یا خود لکھوانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ (اس کی بجائے) اس کا کارپرداز انصاف کے ساتھ (تحریر) لکھوائے اور تم اپنے مردوں میں سے (اس موقعہ پر) دو گواہ مقرر کرلیا کرو۔ ہاں اگر دونوں (گواہ) مرد نہ ہوں تو (موقعہ کے) گواہوں میں سے جن لوگوں کو (بطور گواہ کے) تم پسند کرتے ہو ان میں سے ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنالیا کرو۔ دو عورتوں کی شرط اس لئے ہے کہ) تا ان میں سے ایک کے بھول جانے کی صورت میں دونوں میں سے (ہر) ایک دوسری کو (بات) یاد دلائے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور خواہ چھوٹا لین دین ہو یا بڑا ہو تم اسے اس کی میعاد سمیت لکھنے میں سستی نہ کیا کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والی ہے اور شہادت کو زیادہ درست رکھنے والی ہے۔ نیز (تمہارے لئے اس بات کو) قریب تر (کردینے والی) ہے کہ تم شک میں نہ پڑو (پس لین دین کا لکھنا ضروری ہے) سوائے اس (صورت) کے کہ تجارت دست بدست ہو جسے تم آپس میں (مال اور رقم) لے دے (کر اسی وقت قصہ ختم کر) لیتے ہو۔ اس صورت میں اس (لین دین) کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جب باہم خرید وفروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو۔ اور (یہ امر یاد رہے کہ) نہ کاتب کو تکلیف دی جائے اور نہ گواہ کو۔‘‘ (سورة البقرة: آیت 283 ترجمہ از تفسیرِ صغیر حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ)

قرآنِ کریم کی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر کبیر جلد دوئم میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے قرض کے متعلق (12) بارہ احکام بیان فرمائے۔ جن کو بالاختصار ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱) جب تم کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کرلو۔

۲) روپیہ کا لین دین ضبطِ تحریر میں لے آؤ۔ چونکہ قرض لینے والا ایک معین میعاد تک اطمینان کی حالت میں رہتا ہے اور اسے خدشہ نہیں رہتا کہ نہ معلوم قرض دینے والا مجھ سے کب اپنے روپیہ کا مطالبہ کردے۔ اور قرض دینے والے کا یہ فائدہ ہے کہ میعاد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

پورا ہونے پر وہ واپسی کا مطالبہ کرے نہ یہ کہ روز جاکر پوچھنا پڑے۔

۳) قرض کی تحریر لکھنے والا نہ لینے والا ہو اور نہ دینے والا ہو۔ بلکہ ایک تیسرا شخص ہو جو عدل وانصاف کے ساتھ لکھے۔

۴) قرض لینے والا املاء کرائے یعنی تحریر لکھوائے۔ تاکہ اسے قرض کی رقم اور میعاد یاد رہے۔ پھر تحریر اس شخص کے پاس رہے گی جس نے قرض دیا ہے۔ تاکہ وہ دیکھ لے تحریر معاہدہ کے مطابق لکھی گئی یا نہیں۔ اور میعاد پوری ہونے پر مطالبہ کر سکے۔

۵) اسلام نے پھر یہ حکم دیا کہ لکھواتے وقت لکھوانے والا کچھ تخفیف نہ کرے۔

۶) تحریر لکھوانے والا یعنی قرض لینے والا اگر بچہ، بہت بوڑھا یا گونگا، ان پڑھ یا معاملات کو نہ سمجھنے والا ہو تو اس کی طرف سے ایک ولی مقرر کیا جائے جو عدل وانصاف کے ساتھ اور ملکی قانون کے مطابق لکھوائے۔

۷) اس تمام معاملہ میں فریقین کی رضامندی کے ساتھ دو مرد گواہ مقرر کر لئے جائیں۔ جو وقتِ ضرورت گواہی کے لئے آسکیں۔

۸) اگر دو مرد گواہ بوقتِ تحریر و معاہدہ میسر نہ ہوں تو ایسی صورت میں ایک مرد کے بجائے دو عورتوں کو گواہ بنا لیا جائے۔

۹) جب گواہوں کو گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں اور خواہ کسی فریق کی ناراضگی کا ہی خطرہ ہو پھر بھی سچی سچی بات بیان کریں۔

۱۰) نقد تجارت کی صورت میں تحریر نہ لکھنا گناہ نہیں قرار دیا گیا۔ چونکہ تاجروں کو روزانہ اس قسم کے معاملات پیش آتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی رسیدات کاٹ لیں تو ایک حساب رہتا ہے۔ اور چوری یا دھوکہ کے شکوک وشبہات کو موقعہ نہیں ملتا۔

۱۱) اسلام نے نہایت ہی پیارا گیارھواں حکم یہ دیا کہ لکھنے والے اور گواہوں کی ضرورت پڑنے پر ان کو خرچ دے کر بلایا جائے۔ ان کی حفاظت کا پورا انتظام کیا جائے۔ ورنہ وہ گواہی کے لئے آنے میں تکلیف محسوس کر سکتے ہیں۔

۱۲) اگر سفر پر ہوں اور کوئی وثیقہ نویس نہ ملے تو پھر اسلام اس معاملہ میں بہت زیادہ احتیاط برتتے ہوئے حکم دیتا ہے کہ پھر قرض لینے والا کوئی چیز رہن رکھدے۔ تاکہ دینے والے کو اس کے مال کی حفاظت کا اطمینان ہو۔ حضر میں بھی رہن رکھنا جائز ہے چونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول مقبولؐ نے خود ایک یہودی کے پاس رہن رکھ کر قرض حاصل فرمایا تھا۔

پس جہاں قرض ایک انسان کی بنیادی ضرورت ہے وہیں ایک دوسرے کے تعاون کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن اگر قرض کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کیا جائے تو پھر حصولِ قرض ایک مثبت تعاون اور معاشرہ کی ترقی کے بجائے فساد کا باعث ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان تمام احکام کی پابندی کرنے کے نتیجہ میں تم ایک دوسرے کی دیانت اور امانت کے متعلق مختلف قسم کے وساوس اور شبہات سے محفوظ رہو گے اور اپنے روپے کے متعلق بھی تمہیں اطمینان رہے گا کہ وہ ضائع نہیں ہوگا اور اگر تم ہماری ان باتوں پر عمل نہیں کرو گے تو پھر تمہارے اندر فسوق اور خروج عن الطاعۃ کی بات پیدا ہوگی۔ اور اگر تم ہمارے ان تمدنی احکامات کو ہمیشہ مدنظر رکھو گے تو یہ احکام تمہارے معاشرہ کی ترقی کے ضامن ہوں گے۔ اور جس قدر تم تقویٰ اختیار کرو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ تمہیں کاروبار میں ترقی عطا کرے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں۔

''حسنِ سلوک اور تعاون باہمی کا ایک طریق قرض بھی ہے جو اپنے اموال کلی طور پر اپنے حاجتمند بھائی کو نہیں دے سکتا۔ لیکن قرض سے اس کی مدد کر سکتا ہے۔ اسے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئے مگر قرض کا چونکہ کچھ مدت کے بعد مطالبہ ہوتا ہے۔ اس لئے قرض کو لکھ لینا چاہئے۔ اور گواہ مقرر کر لینے چاہئے تا فساد نہ ہو اور اگر لکھنے والا نہ ہو تو شہادت کے طور پر کوئی چیز رہن رکھ دینی چاہئے۔'' (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 60)

قرض کی وصولی میں آسانی:۔

اسلام نے قرضدار کے ساتھ نرمی اور احسان کا سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ جب قرضدار اپنی مجبوری کی وجہ سے کچھ مہلت طلب کرے یا کسی کی ضمانت دے تو پھر قرضخواہ کو چاہئے کہ وہ مہلت دیدے۔ قرض کی واپسی کا تقاضا حسن کے ساتھ اور معروف رنگ میں ہونا چاہئے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''ایک مؤمن قرض دینے والے کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ مہلت کی یہ بات مان لے اور ضمانت مان لے تاکہ معاشرہ سے فتنہ وفساد ختم ہو''

(خطبہ جمعہ فرمودہ: 25/جنوری/2008 - اخبار بدر 20/مارچ/2008)

آنحضرت صلعم نے قرضخواہوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ قرضدار کے ساتھ ملاطفت کا سلوک کرے اور اگر ہو سکے تو قرض میں سے کچھ معاف کردے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان تاجر یداین الناس فاذا رأی معسراً قال لفتیانہ تجاوزوا عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا فتجاوز اللہ عنہ۔ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ''کہ ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر جب دیکھتا کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو شاید اللہ ہم کو بھی معاف کرے آخر (جب وہ مرگیا) تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔''

(بخاری کتاب البیوع)

من سرّہ ان ینجیہ اللہ من کُرب یوم القیامۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہُ (مسلم کتاب المساقات باب فضل انظار المعسر، مشکوۃ باب الافلاس والانظار) یعنی حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

خود سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلعم اور پھر آپؐ کے جاں نثار صحابہؓ نے اس معاملہ میں ایسا ایمان افروز اسوہ ہمارے سامنے رکھا ہے کہ جس پر آج اگر مسلمان عمل کریں تو جنت نظیر معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ نے ایک مسلمان کو قرض دیا ہوا تھا۔ یہ جب مانگنے کے لئے جاتے تو اس سے ملاقات نہ ہوتی تھی۔ وہ شخص شاید رقم نہ ہونے کی وجہ سے ملتا نہ تھا۔ لیکن ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ مقروض کے بچے نے کہہ دیا کہ والد گھر میں موجود ہیں۔ حضرت ابوقتادہؓ بولے مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تم گھر میں ہی ہو۔ اس لئے باہر آجاؤ۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ چھپنے کی کیا وجہ ہے۔ اس نے کہا کہ مَیں تنگ دست ہوں اور عیالدار آدمی ہوں۔ آمدنی محدود ہے اس لئے قرض ادا نہ کر سکا۔ اور ندامت کی وجہ سے آپ سے ملاقات کرنے سے کتراتا تھا۔ آپ نے کہا ''تمہیں خدا کی قسم! واقعی تمہاری یہی حالت ہے۔ اس نے قسم کھا کر کہا۔ تو آپ کے آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔ اور سارا قرض معاف کر دیا۔ (مسند احمد جلد ۵ از مسلمان نوجوانوں کے سنہرے کارنامے)

بنو حرام قبیلہ کا ایک شخص حضرت ابوالیسر کعب بن عمروؓ کا مقروض تھا۔ اور چونکہ ادائیگی کی استطاعت نہ تھی۔ اس لئے سامنے آنے سے گریز کرتا تھا۔ آخر ایک دن وہ ملا۔ اور اپنے فقر وافلاس کی داستان ایسے المناک انداز میں بیان کی۔ کہ آپ کا دل بھر آیا۔ کاغذ منگوا کر اس پر وصولی کر دی۔ اور کہا کہ کبھی مقدرت ہوئی تو ادا کر دینا ورنہ معاف کر دیتا ہوں۔ (ایضاً)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرض کے متعلق تمام قرآنی احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ لندن ۲۰۱۰ از صفحہ:

Msc، (10) مکرم وسیم احمد بشیر دین صاحب BSc(Hons)، (11) مکرم انس احمد رانا صاحب MSc، (12) مکرم ڈاکٹر مبارک محمود اشرف بجہ صاحب MRCGP، (13) مکرم ڈاکٹر سیف احمد صاحب MRCP، (14) مکرم ڈاکٹر عمران ملک صاحب MRCP، (15) مکرم مبارز الیاس صاحب A-Level، (16) مکرم طیب شاہ صاحب BA(Hons)، (17) مکرم ڈاکٹر احمد زیدان صاحب MBBS، (18) مکرم محمد عارف صاحب (کراچی یونیورسٹی میں اول پوزیشن)، (19) مکرم عدنان محمود ملک صاحب BSc (Hons)، (20) مکرم صداقت احمد صاحب MA in Russian۔

احمدیہ مسلم امن انعام (Peace Prize) کا اعلان : حضور انور کی اجازت سے گزشتہ سال خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت احمدیہ UK نے سالانہ پیس پرائز (Peace Prize) کے اعلان کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ یہ انعام کسی ایسی شخصیت یا ادارہ کو دیا جاتا ہے جنہوں نے امن کے قیام کے لئے غیر معمولی کام کیا ہو۔ اس غرض کے لئے تمام ممالک کے امراء جماعت موزوں نام پیش کرتے ہیں اور ساتھ ان کے کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک سنٹرل کمیٹی تمام ناموں اور ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور کی خدمت میں انعام کی مستحق شخصیت کا نام بطور سفارش پیش کرتی ہے۔ انعام کی رقم دس ہزار پاؤنڈ مقرر کی گئی ہے۔ گزشتہ سال اس انعام کے لئے ہیومین رائٹس کے لئے کام کرنے والی UK کی ایک ممتاز شخصیت لارڈ ایوبری کا انتخاب ہوا تھا جنہیں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے مسجد بیت الفتوح لندن میں منعقد ہونے والے پیس سمپوزیم (Peace Symposium) میں انعام اور میڈل دیا تھا۔ امسال حضور انور کی منظوری کے بعد مکرم امیر صاحب UK نے جلسہ پر اعلان کیا کہ انعام اور میڈل پاکستان کی معروف سماجی شخصیت جناب عبدالستار ایدھی صاحب کو دیا جائے گا جو کہ انشاء اللہ آئندہ پیس سمپوزیم میں حضور انور عطا فرمائیں گے۔ جناب عبدالستار ایدھی صاحب نے کراچی (پاکستان) میں خدمت انسانی کے لئے ایک ٹرسٹ بنایا ہوا ہے جو سالہا سال سے دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہا ہے اور اسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ ان بے لوث خدمات کے اعتراف میں امسال احمدیہ پیس پرائز کے لئے ان کا نام منتخب کیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ (باقی)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ

مختلف سیاسی وسماجی معزز شخصیات اور مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی پُر امن مساعی اور خدمت انسانیت پر خراجِ تحسین

18ویں عالمی بیعت میں 119 ممالک کی 407 قوموں سے تعلق رکھنے والے 4لاکھ 58ہزار 767افراد شامل ہوئے

(مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ کی تفصیلی رپورٹ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل سے ملخص) (قسط:چہارم)

تیسرے روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی : مورخہ یکم اگست 2010ء بروز اتوار جلسہ کا تیسرا روز تھا۔صبح ٹھیک دس بجے کارروائی کا آغاز مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ مکرم حافظ فضل ربی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ UK نے پیش کیا۔مکرم مجاہد جاوید صاحب آف لندن نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام پیش کیا۔س کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

۞......**سب سے پہلی تقریر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر شمال مشرقی انگلستان کی انگریزی زبان میں تھی۔آپ کا موضوع تھا ''احمدیت عافیت کا حصار۔عالمگیر آفات کے حوالہ سے''۔**

آپ نے دنیا میں انبیاء کے آنے کا مقصد ان کی مخالفت اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے نتیجہ میں آنے والے عذابوں کا ذکر فرمایا۔اپنی تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا کہ اگر آج تمام دنیا قرآنی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' کے جھنڈے کو بلند کرے تو امن، رواداری اور محبت کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔اور حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں تو بنی نوع انسان ان عذابوں سے بچ سکتے ہیں۔

۞...... **دوسری تقریر مکرم مولانا نصیر احمد انجم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی تھی۔اس کا عنوان تھا'' خلافت میں اطاعت کے نمونے''**۔مولانا صاحب نے اطاعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اصل فرمانبرداری وہی ہے جو بشاشت قلبی اور پوری رضامندی اور خوشی سے کی جائے۔آپ نے بیان کیا کہ قرآن کریم میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم بار بار آتا ہے اور دراصل رسول کی اطاعت میں خلافت کی اطاعت بھی شامل ہے کیونکہ خلیفہ رسول کا جانشین ہوتا ہے۔اسی طرح حدیث نبوی میں بھی حکم ملتا ہے کہ اگر تُو اللہ کے خلیفہ کا زمانہ پائے تو اس سے چمٹ جا خواہ تمہارا جسم ہی کیوں نہ نوچ لیا جائے۔مولانا صاحب نے 28 مئی 2010ء کو ہونے والے سانحۂ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 86 افراد جماعت نے جس طرح اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے اطاعت اور وفا کا نمونہ دکھایا ہے اس نے قرون اولیٰ کی قربانیوں کی یاد تازہ کردی ہے۔

۞......**تیسری تقریر بعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسولؐ '' مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کی تھی**۔آپ نے کہا کہ عشقِ رسولؐ،حضرت مسیح موعودؑ کی روح کی غذا تھا اور آپ کی ذات کا خمیر اِسی سے اٹھایا گیا اور اسی میں ہر دم فنا رہتے ہوئے آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ بسر ہوا۔محبت وعشقِ رسول کا جو بلند مقام حضرت مسیح موعودؑ کو حاصل ہوا وہ ہر پہلو سے بے نظیر تھا اور ساری اسلامی تاریخ میں ایسی محبت کی مثالیں کہیں اور نہیں ملتیں۔آپ کی تحریرات کے ہر لفظ میں عشقِ رسولؐ جھلکتا ہے۔اس سلسلے میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور اردو، عربی اور فارسی منظوم کلام کے چند نمونے پیش کئے اور چند واقعات پیش فرمائے۔

۞......اجلاس کے چوتھی تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع پر احسانات'' مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی تھی۔مکرم امیر صاحب نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی تاریخ کے ایک ایسے منفرد وجود ہیں کہ دنیا میں آپؐ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد اس عظمت کا انسان آج تک کبھی پیدا ہوا اور نہ ہی آئندہ کبھی پیدا ہوگا۔آپ کی رحمت کا فیض صرف بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ''رحمۃ للعالمین'' کا فیض تمام دنیا کی مخلوقات پر جاری وساری ہے۔آنحضورؐ کی زندگی کے ہر پہلو میں بنی نوع انسان کے لئے رہنمائی وہدایت موجود ہے۔

عالمگیر بیعت : جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دوپہر ایک بجے عالمگیر بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔عالمگیر بیعت کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔اس لحاظ سے امسال 18ویں عالمگیر بیعت تھی۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے قبل حاضرین جلسہ کو ضروری ہدایات دی گئیں اور ایک خاص نظم وضبط کے ساتھ بٹھایا گیا۔حضور انور کے سامنے پانچ لمبی قطاریں تھیں جن میں دنیا بھر کے ممالک سے آئے ہوئے امراء، مبلغین اور مرکز سلسلہ ربوہ وقادیان سے تشریف لانے والے بزرگان سلسلہ تھے۔ساری جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام افراد ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک دوسرے سے منسلک تھے۔اس طرح ہر شخص خلیفہ وقت کے ساتھ ایک رشتہ میں منسلک تھا اور حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پا رہا تھا۔اسی طرح MTA کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے امام سے بیعت کی سعادت حاصل کررہے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کا سبز رنگ کا کوٹ پہن کر تشریف لائے اور بیعت لینے سے پہلے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 4لاکھ 58ہزار 767 افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں جن کا تعلق 119 ممالک کی 407 قوموں سے ہے۔اس کے بعد حضور انور نے بیعت کے الفاظ دہرائے۔مختلف زبانوں کے ترجمانوں نے بھی اپنی اپنی زبان میں الفاظ دہرائے۔یہ بہت ہی ایمان افروز، رقت آمیز اور دلوں کو سوز وگداز سے لبریز کردینے والا منظر تھا۔بیعت کے بعد حضور انور کی اقتدار میں تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا اور پرسوز دعا کے ساتھ یہ تقریب مکمل ہوئی۔بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں اس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی: جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل ان مرحومین کے نام احباب کو سنائے گئے جو گزشتہ سال کے دوران برطانیہ میں وفات پا گئے ہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔یہ کارروائی حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کے مطابق ہر سال ہوتی ہے تاکہ احباب اپنے فوت شدہ بھائیوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بعدازاں مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم احمد کمال شمس صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے یکے بعد دیگرے چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کی دعوت دی۔ان خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۞......**CLLR. David Willoughby کونسلر ڈیوڈ ولوبی آلٹن ٹاؤن کونسل Mayor of Alton Town Council کے میئر ہیں** اور حدیقۃ المھدی کی جلسہ گاہ انہیں کے علاقے میں واقع ہے۔انہوں نے اپنے خطاب کے آغاز میں سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ **میں آپ کے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہو رہا ہوں۔میں آپ کے انتظامات کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں**۔انہوں نے کہا جب پہلی دفعہ اس جگہ جلسہ منعقد ہوا تو اردگرد کے لوگ بہت پریشان تھے کہ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے لیکن آہستہ آہستہ باہمی ملاقاتوں سے تمام خدشات دور ہوگئے۔انہوں نے کہا کہ حدیقۃ المہدی جس جگہ واقع ہے یہ جگہ اس علاقہ کی تاریخ کے لحاظ سے ایک غیر معمولی اور تاریخی مقام ہے جہاں لوگ دور دور سے آیا کرتے تھے۔انہوں نے کہا کہ ہم سب ایک خدا کو مانتے ہیں۔جس طرح حضرت عیسیٰ عیسائیت کے بانی ہیں اسی طرح حضرت محمدؐ اسلام کے بانی ہیں۔ہمیں سب کا احترام کرنا چاہئے۔آخر میں انہوں نے کہا کہ خدا کرے یہ جلسہ ہر طرح خیریت سے گزرے۔

۞...... **CLLR. Donagh Moulton، Mayor of Merton** ۔مرٹن کونسل کی میئر کونسلر اونہ مولٹن صاحبہ جلسہ کے احترام کے لئے سر پر دوپٹہ لے کر آئیں۔انہوں نے السلام علیکم سے اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ مَیں لندن کی مرٹن کونسل کی طرف سے امام جماعت احمدیہ اور ساری عالمگیر جماعت کے لئے خیرسگالی کے جذبات لے کر آئی ہوں۔مرٹن میں جماعت احمدیہ اور کونسل کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔**بیت الفتوح مسجد اس علاقے میں روشنی کا مینار ہے۔اسلام امن اور محبت کا مذہب ہے۔مجھے آپ سے مل کر اسلام کے متعلق بہت اچھی معلومات ملی ہیں**۔آپ بنی نوع انسان کی خدمت کے جو کام کررہے ہیں قابل تعریف ہیں۔خدا کرے کہ آپ ہمیشہ ان کاموں کو جاری رکھیں۔انہوں نے سانحہ لاہور کے متعلق اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ بیت الفتوح میں تعزیتی رجسٹر کا مَیں نے ہی افتتاح کیا تھا۔وزیر اعظم برطانیہ ڈیوڈ کیمرون نے بھی سانحہ لاہور پر مذمت کی تھی۔اس عظیم جلسہ سالانہ کے انعقاد پر میں آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں اور میں آپ کے دعوت نامہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔اسی طرح میں آپ کی ان خدمات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو آپ مرٹن کے علاقہ میں اور بیرونی دنیا میں بنی نوع انسان کی کررہے ہیں۔

گیانا کے وزیر اعظم اور وزیر محنت کے پیغامات

۞......گیانا کے وزیر اعظم نیز وزیر محنت جناب منظور نادر صاحب کے پیغامات مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجیہ یوکے نے پڑھ کر سنائے جن میں ہر دو معززین نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ **گیانا میں جماعت احمدیہ قابل قدر خدمات بجالا رہی ہے**۔اس طرح انہوں نے ان خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا جو جماعت احمدیہ ساری دنیا میں کررہی ہے۔انہوں نے اس بات پر نہایت افسوس کا اظہار کیا کہ گزشتہ دنوں لاہور میں دو احمدیہ مساجد میں دہشتگردوں نے جمعہ کے مقدس دن کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے احمدیوں کو شہید کیا۔

بلجیم کے ممبر آف پارلیمنٹ کا پیغام

۞......جناب Georges Dallemagre جو کہ بلجیم کے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں نے بھی جلسہ کے

لئے پیغام بھیجا۔انہوں نے اپنے پیغام میں لاہور کے واقعات پر دلی دکھ اور رنج اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ کارروائی اسلام اور ساری دنیا کے لئے ایک خطرناک واقعہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمیشہ دوست رہیں گے۔بلجیم میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں۔اس وقت یورپین یونین کی صدارت بلجیم کے پاس ہے اس لئے ہم جو بھی مدد کر سکتے ہیں ضرور کریں گے۔انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

Hon Yinia Dubabu Governor of Bassam in Ivery Coast......

۔آئیوری کوسٹ کے علاقہ باسم کے گورنر جناب آنریبل یینیا دوبالو صاحب نے حاضرین سے فرانسیسی زبان میں ہی خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم خالد محمود صاحب نے پیش کیا۔موصوف نے السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دعوت نامہ بھیجا۔انہوں نے کہا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنے ملک آئیوری کوسٹ کی طرف سے سانحہ لاہور پر دلی طور پر اظہار تعزیت کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ **جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ سکولوں، ہسپتالوں کے قیام کے ذریعہ عوام کی گرانقدر خدمت کررہی ہے اسی طرح صاف پانی مہیا کرنے کیلئے بھی کامیابی کے ساتھ کام کررہی ہے۔**انہوں نے ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی اور آخر میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے انتظامات کو حیرت انگیز قرار دیتے ہوئے شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا۔

Mr. Fomba K Kanneh Senator Lofa County, Liberia......

۔لائبیریا کے سینٹر جناب فومبا کانے صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم یہاں آکر بہت خوش ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ لائبیریا میں بھی ملکی ترقی کے لئے پوری طرح کوشاں ہے جس کی ہم بہت قدر کرتے ہیں۔**ہیومینٹی فرسٹ نے ضرورتمند لوگوں کی بہت خدمت کی ہے۔کئی جگہوں پر ہینڈ پمپ لگا کر صاف پانی مہیا کیا ہے۔**اسی طرح کمپیوٹر ٹریننگ کے ادارے بھی قائم کئے ہیں جس سے نوجوانوں کو بہت فائدہ ہورہا ہے اسی طرح کسانوں کی مدد کے پروگرام بھی جاری ہیں۔احمدیہ سکولوں کے نتائج ہمیشہ بہترین ہوتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ملک میں آئیں اور خالی پڑی ہوئی زمینوں کو آباد کرکے لوگوں کی مزید مدد کریں۔انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

Mr Dambaba Mouhaman Dahirou Advisor to the President of Benin......

بینن کے صدر مملکت کے مشیر جناب ڈمبابا مہامن داہرو صاحب نے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم رانا فاروق صاحب نے پیش کیا۔آپ نے السلام علیکم سے اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسے میں شرکت کی دعوت دی ہے۔وہ تمام رضا کاران جو ایک لمبے عرصہ سے اس جلسہ کے انتظامات کی کامیابی کے لئے کام کررہے ہیں میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ لاہور کے شہداء کے حوالے سے میں اپنے سارے ملک کی طرف سے آپ کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ آج ہمارے ملک کی 50ویں سالگرہ ہے جس کی وجہ سے غیر معمولی مصروفیت تھی پھر بھی حکومت نے ضروری سمجھا کہ آپ کے جلسے میں وفد بھیجا جائے۔**بینن میں جماعت احمدیہ کے دو سکول عوام کی بہترین خدمت کررہے ہیں۔**۔سارے ملک میں احمدیہ مساجد ہیں جہاں سے امن وسلامتی کا پیغام دیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے تمام مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کے لئے بین المذاہب کونسل قائم کی ہے جو بہت اہم کردار ادا کررہی ہے۔

Hon Justice Abdullah Sheikh Fofanan Sierra Leon......

۔سیرالیون کے آنریبل جسٹس عبداللہ شیخ خوفانا صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ 2008ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔**سیرالیون کی حکومت جماعت احمدیہ کی شکرگزار ہے کہ وہ 1936ء سے ملک کی خدمت کررہے ہیں۔**اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ نے سیرالیون میں مساجد تعمیر کی ہیں۔سکول بنوائے ہیں۔ٹریننگ کالج کھولے ہیں۔ احمدیہ سکولوں کے تعلیم یافتہ طالب علم آج سیرالیون کی عظیم خدمت کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم احمدیت کو سچا اسلام سمجھتے ہیں جو رواداری اور امن ومحبت کا پیغام دیتی ہے۔

Ivanov Vladamir Aleksandrovkh Chief Inspetor Incharge of Relegious Communities Kazkastan......

۔قازاقستان کے چیف انسپکٹر برائے مذہبی امور جناب اوواناف ملوڈا میر الکسانڈروف نے روسی زبان میں تقریر کی جس کا ترجمہ مکرم خالد احمد صاحب نے پیش کیا۔موصوف نے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے حضور اور تمام معزز مہمانوں کی خدمت میں السلام علیکم اور جلسہ کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہاں ایک واقعی روحانی اور علمی اجتماع ہے۔ یہاں سچے مسلمان ہیں جو خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہوئے اپنے دین پر عمل کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی احمدیہ مساجد اور جمعہ کی نمازیں احمدیہ جماعت کے مسلمان ہونے کی دلیل ہیں۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قازقستان میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کا کام ہورہا ہے۔انہوں نے شہداء لاہور کے حوالے سے ساری جماعت احمدیہ سے تعزیت کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے اس عظیم سانحہ کے وقت جس طرح صبر اور دعا کا دامن پکڑے رکھا ہے وہ انتہائی قابل تعریف نمونہ ہے۔آخر میں انہوں نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر دوبارہ حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔

Mr. Godfrey Bloom Member of European Parliamnet from Yorkshire, U.K.......

۔یارکشائر UK سے یورپین پارلیمنٹ کے ممبر جناب گاڈفری بلوم صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے یورپین پارلیمنٹ میں سانحہ لاہور کا مسئلہ ایوان کے سامنے پیش کیا اور یورپین پارلیمنٹ کو ضروری نوٹس لینے کی طرف توجہ دلائی۔موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ ایک مہذب معاشرے کی علامت یہ ہے کہ اس میں ہر شخص کا جان ومال اور عزت محفوظ ہو۔**پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر جو ظلم ہورہا ہے یہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے۔**انگلستان ایک ہزار سال پرانا ملک ہے اور پاکستان نیا ملک ہے لیکن انگلستان کا فرض ہے کہ وہ اپنی حفاظت بھی کرے اور پاکستان کو بھی توجہ دلائے کہ اسے بالغ نظری کا ثبوت دینا چاہئے۔آخر میں انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

Hon.Alhaji Ahmadu Yaqubu Ejeh of Ankra First Class Chief Koji State Nigeria......

۔نائیجیریا کی کوجی سٹیٹ کے چیف جناب الحاجی احمدو یعقوبو اتیجے صاحب نے یوروبا زبان میں ایڈریس کیا جس کا بعدازاں ترجمہ پیش کیا گیا۔موصوف نے اپنے ایڈریس میں فرمایا کہ **جماعت احمدیہ نے نائیجیریا میں عوام کی کئی رنگ میں خدمت کی ہے۔سکول کھولے ہیں۔ہسپتال قائم کئے ہیں اور ڈش اینٹینا بھی لگا کردئے ہیں تا کہ لوگ دینی تعلیم حاصل کرسکیں۔**انہوں نے کہا کہ تشدد پسند اور مخالف احمدیت لوگ کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے جو کہ بالکل جھوٹ ہے۔**اسلامی دنیا کے لئے جماعت احمدیہ جو عظیم خدمات کررہی ہے ہم سب اس پر شکرگزار ہیں۔**آخر میں انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری:

چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔تمام احباب نے پُر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ بقیہ کارروائی حضور انور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اور حضور انور نے مکرم امیر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ پروگرام جاری رکھیں۔مکرم امیر صاحب UK نے اگلے معزز مہمان کا تعارف کروایا اور انہیں خطاب کی دعوت دی۔

Ms.Jane Ellison ،MP for Batterses, London......

: برطانیہ کی ممبر پارلیمنٹ محترمہ جین ایلیسن نے حضور انور اور تمام حاضرین کو گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔اسی طرح انہوں نے جلسہ میں شریک خواتین کو بھی اپنے خیر سگالی کے جذبات پہنچائے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں حضور انور اور حاضرین جلسہ کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں ہونا چاہتی کیونکہ حاضرین جلسہ بشدت حضور انور کے خطاب کا انتظار کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ان کا جماعت کے ساتھ بہت گہرا اور قریبی تعلق ہے۔اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ UK کا ملک برداشت، انصاف اور احترام کے اصولوں پر یقین رکھتا ہے اور اس ملک میں انتہا پسندی اور شدت پسندی کو کبھی قبول نہیں کیا جاتا۔اور وہ اور ان کے ساتھی ہمیشہ اس بات کے لئے کوشش کرتے رہیں گے کہ اس ملک میں انتہا پسندی کو کبھی برداشت نہ کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ **ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر ہمیشہ محبت اور احترام کے فروغ کے لئے کام کرتے رہیں گے۔**

Minister of state for Foreign ،Hon.Mr.Okello Henry Oryam Affairs......

: یوگنڈا کے وزیر خارجہ جناب اوکیلو ہنری اوریم صاحب نے تمام حاضرین کو السلام علیکم کہا اور انہوں نے حضور کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔اسی طرح انہوں نے جلسہ کے منتظمین اور رضا کاران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی بہت اچھی طرح مہمان نوازی کی۔انہوں نے کہا کہ **شمالی یوگنڈا میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے بہت تباہی ہوئی ہے اور اس موقع پر جماعت احمدیہ نے خوراک، ادویات اور ملبوسات کے ذریعہ غیر معمولی مدد کی ہے** جس پر وہ جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے ڈاکٹروں کی ٹیم بھجوا کر بہت سی جانوں کو بچایا ہے۔اسی طرح انہوں نے لاہور میں شہید ہونے والے احمدیوں کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا اور ان مظالم کی پُرزور مذمت کی۔اپنے خطاب میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کا مستقبل بہت روشن ہے اور آخر میں انہوں نے یوگنڈا کے صدر مملکت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کیا ور دعا کی درخواست کی۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز:

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضور انور کی زیر صدارت جلسہ سالانہ UK کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔موصوف نے سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 9 تلاوت کیں اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عرب احمدی بھائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا جس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے سنایا۔اس کے بعد مکرم داؤد احمد ناصر صاحب از جرمنی نے منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کیا۔

تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم:

اس کے بعد تعلیمی اعزازات و انعامات کی تقسیم کی کارروائی عمل میں آئی۔حضور انور نے اپنے دست مبارک سے جن احباب کو اعلیٰ نتائج کی وجہ سے انعامات واعزازات سے نوازا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) مکرم عادل سہیل رحمٰن بٹ صاحب GCSE، (2) مکرم عقیل انجم بٹ صاحب GCSE، (3) مکرم طہٰ احمد ملک صاحب GCSE، (4) مکرم احمد ندیم شاہ صاحب A-Level، (5) مکرم قاسم شاہد صاحب A-Level، (6) مکرم بلال احمد صاحب A-Level، (7) مکرم عبدالغالب خان صاحب A-Level، (8) مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب A-Level، (9) مکرم منصور شیخ صاحب

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

کیرنگ : جماعت احمدیہ کیرنگ نے یکم تا ۷ جون نظارت اصلاح وارشاد قادیان کے زیر اہتمام کٹک زون کا سات روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا جس میں ۱۰ جماعتوں کے ۱۰۵ خدام وانصار نے شرکت کی۔ کیمپ کے کاموں کو بہتر طور پر سرانجام دینے کیلئے مکرم منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے زیر انتظام مبلغین معلمین اور احباب جماعت نے مخلصانہ تعاون دیتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ مہمان طلباء کے قیام وطعام کا بہترین اہتمام کیا گیا۔

افتتاحی تقریب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت جامعہ مسجد کیرنگ کے صحن میں منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم فرزان احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ سیکرٹری تربیتی کیمپ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ کلاسز میں طلباء کو دینی مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ نماز تہجد علماء کرام نے باری باری پڑھائی اور بعد نماز فجر ومغرب مختلف تربیتی موضوعات پر درس دیا۔ طلباء کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے اور مقررہ نصاب کا امتحان لیا گیا۔ اختتامی وتقسیم انعامات کی تقریب مکرم سید طاہر احمد امیر زون کٹک ونگران تربیتی کیمپ کی زیر صدارت ہوئی جس میں تلاوت ونظم ے بعد مکرم مولوی فرزان احمد خان صاحب تربیتی کیمپ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور انعامات تقسیم کئے دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

پونچھ زون: پونچھ زون کا پہلا تربیتی کیمپ یکم تا سات جولائی کو مسجد ودار التبلیغ میں منعقد ہوا جس میں زون کی ۸ جماعتوں کے ۷۵ اطفال خدام وانصار کے علاوہ زون کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب ومرکز سلسلہ قادیان سے نمائندگان نے شرکت کی۔ نماز تہجد سے کیمپ کا آغاز ہوا۔ پورا ہفتہ تہجد کی ادائیگی کے علاوہ بعد نماز فجر تلاوت قرآن کریم و بعد نماز عصر درس حدیث ہوا۔ تربیتی کلاسز کا آغاز مکرم زونل امیر صاحب نے دعا کے ساتھ کیا جس میں دینی مسائل سکھائے گئے اور روزانہ بعد نماز مغرب وعشاء پندرہ منٹ مجلس سوال وجواب ہوئی۔ علمی کلاسز و مقابلہ جات کے علاوہ بعد نماز عصر کھیلیں اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور مقررہ نصاب کا امتحان لیا گیا۔ اختتامی و تقسیم انعامات کی تقریب مکرم اورنگ زیب صاحب زونل امیر کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم فاروق احمد صاحب نیرّ مبلغ سلسلہ نے تعارفی تقریر کی۔ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا اور اس کی روشنی میں تقریر کی۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان۔ مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے خطاب کیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور بعد دعا دوپہر اڑھائی بجے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ کیمپ کو کامیاب بنانے کیلئے مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت نے مخلصانہ تعاون کرتے ہوئے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

راجوری زون: راجوری زون کی جماعتوں کا تربیتی کیمپ ۳ تا ۹ جولائی کودہری رلیوٹ میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس مکرم بابو نثار احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم شوکت علی صاحب مبلغ سلسلہ نے کیمپ کی اغراض ومقاصد بیان کیں بعدہ مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب ناظم انصار اللہ راجوری زورن اور مکرم زونل امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ بعد نماز عصر جامعہ مسجد دہری رلیوٹ کے گردونواح کی صفائی کی گئی۔ کیمپ کے ساتوں دن خصوصی طور پر نماز تہجد تلاوت ودرس کا انتظام تھا۔ ایم ٹی اے سے استفادہ تربیتی اجلاسات اور کلاسز کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ تربیتی کلاسز میں گروپ بنا کر مقررہ نصاب پڑھایا گیا۔ شرکاء کو دینی مسائل سے آگاہی کرائی گئی۔ مجلس سوال وجواب ہوئی۔ ورزشی وعلمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ آخر پر مقررہ نصاب کا امتحان لیا گیا۔ قیام طعام کا بہترین انتظام تھا۔

افتتاحی اجلاس مکرم ایس ایچ علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بلار پور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم خوانی کے بعد مکرم افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ اختتامی اجلاس وتقسیم انعامات کی تقریب مکرم افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں صدر اجلاس نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دئے۔ اختتامی خطاب کیا اور دعا کرائی۔ کیمپ کے دنوں میں طلباء کے قیام وطعام کا بہترین انتظام تھا۔ مبلغین ومعلمین وافراد جماعت نے کیمپ کے انعقاد کے سلسلہ میں خصوصی تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

سرکل بلاسپور (مہاراشٹر) سرکل بلاسپور کی جماعتوں کا تربیتی کیمپ ۳۰ جولائی سے یکم اگست بلارپور، چندر پور میں منعقد ہوا۔ جس میں ۹۵ بچے بچیوں نے شرکت کی۔ نماز تہجد سے پروگراموں کا آغاز ہوا جو تینوں دن نماز تہجد کے علاوہ بعد نماز فجر درس اور اجتماعی تلاوت ہوئی۔ تینوں دن علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے اور تعلیمی کلاسز میں دینی مسائل سکھائے گئے۔ ایم ٹی اے سے لائیو نشر ہونے والے حضور انور کے خطبات و دیگر پروگرام دکھائے گئے۔ اس کیمپ میں زیر تبلیغ وغیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ یکم اگست کو یوم امہات منایا گیا۔ جس کے تحت مکرمہ روبیہ برقی صاحبہ صدر لجنہ بلار پور کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔

اختتامی تقریب مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان، مکرم زونل امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور صدر صاحب تربیتی کیمپ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ ۵۰۰ سے زائد افراد نے اس کیمپ میں شمولیت کی۔ مبلغین ومعلمین کرام واحباب جماعت نے خصوصی تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ۔

شولاپور (مہاراشٹر) شولاپور سرکل کی جماعتوں کا تربیتی کیمپ ۳۱ جولائی ویکم اگست کو منعقد ہوا۔ جس میں سرکل کی ۱۰ جماعتوں کے ۱۰۱ افراد نے شرکت کی۔ دونوں دن بچوں کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور دینی کلاس لگائی گئی اور ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ یوکے کی لائیو نشریات دکھائی گئیں۔ شرکاء کیمپ کے قیام وطعام کا بہترین انتظام کیا گیا۔ افتتاحی تقریب مکرم محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم اقبال صاحب کنڈوری انسپکٹر وقف جدید، مکرم فضل رحیم خان صاحب سرکل انچارج، مکرم مبارک احمد صاحب سابق صدر شولاپور نے تقریر کی۔ اختتامی تقریب مکرم فضل رحیم خان صاحب سرکل انچارج کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ شولاپور نے تقریر کی اور بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدر اجلاس نے خطاب کرتے ہوئے شکریہ احباب ادا کیا اور دُعا کے ساتھ کیمپ کا اختتام ہوا۔ کیمپ کو کامیاب بنانے میں مبلغین ومعلمین اور احباب جماعت نے مخلصانہ بھرپور تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

یادگیر : مکرم زونل امیر صاحب مکرمہ صوبائی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یادگیر کے تحت ۲ تا ۱۵ اکتوبر لجنہ اماء اللہ کا تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں معلمین کرام اور ان کی اہلیات نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس مکرم زونل امیر صاحب شمالی کرناٹک کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی فضل حق خان صاحب سرکل انچارج ومکرم مولوی فضل باری صاحب مبلغ انچارج شمالی کرناٹک نے تقریر کی۔ صدراتی خطاب ودعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ بعدہ معلمین کرام سے بعض امور کا جائزہ لیا گیا۔ ۴ر اکتوبر کو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کے مکان پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان کی سی ڈی دکھائی گئی۔ اگلے روز مکرم مبلغ انچارج صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم ابراہیم صاحب تیر گھر نمائندہ تحریک جدید نے تحریک جدید کے مالی نظام ومطالبات پر تقریر کی۔ اسی طرح مکرم مولوی فضل حق صاحب مبلغ سلسلہ مکرم مولوی شیخ برہان احمد صاحب سرکل انچارج تھلک نے بھی مسئلہ قربانی وعقیقہ اور تربیت نومبائعین پر تقریر کی۔ شام ۴ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی فضل حق خان صاحب سرکل انچارج، مکرم زونل امیر صاحب شمالی کرناٹک نے تقریر کی اور معلمین کرام کو طریق کار بتاتے ہوئے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ان ایام میں معلمین کرام نے باری باری نماز تہجد ودرس القرآن کی خدمت سرانجام دی۔ اس کیمپ میں سرکل گلبرگہ، گولگیرہ، تھلک کے ۱۵ معلمین اپنی فیملی کے ساتھ تشریف لائے۔

کوتھ پلی ایلورزون گوداوری آندھرا: کوتھ پلی میں ۲۳ جولائی واقفین نو کا تربیتی کیمپ منعقد ہوا جس میں مکرم وحید الدین صاحب نائب ناظر تعلیم قادیان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی آپ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں احباب جماعت کو حصول علم اور خاص طور پر قرآن مجید سیکھنے پڑھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ ۴ بجے سہ پہر مبلغین ومعلمین کرام کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ (ادارہ بدر)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 13

	مغرب	سورة الفلق	سورة الناس
	عشاء	سورة الشمس	سورة الضحى
جمعرات	فجر	سورة البقره آيات 285 تا 287	سورة آل عمرانآيات 191تا 195
	مغرب	سورة الفلق	سورة الناس
	عشاء	سورة الضحى	سورة الم نشرح

آخر پر خاکسار سب سے پہلے تو اپنے مولا کریم کا شکر ادا کرتا ہے جس نے اس ناچیز کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس سفر پر جانے کی توفیق بخشی اور پھر اپنے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے جنہوں نے اپنے اس حقیر غلام کو اس تاریخی سفر میں اپنے ساتھ لیجانے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا، ورنہ یہ عاجز تو من آنم کہ من دانم کے مصداق اپنی حالت اور حیثیت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ حسن واحسان نے اس پیکر وجود کیلئے میرے دل کا حال یہ مصرعہ بڑی خوبی سے بیان کر رہا ہے۔

قربان تست جان من اے یار محسنم۔ اس رپورٹ کی تیاری میں مدد کرنے والے تمام دوستوں کا بھی خاکسار یہاں شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے جن میں ان ممالک کے امراء، مبلغین اور کئی دوسرے دوست شامل ہیں جو میری درخواست پر مختلف قسم کی معلومات اکٹھی کر کے مجھے مہیا کرتے رہے اور اس کی Typing کر کے میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة۔ آمین۔ کسی شاعر کے چند اشعار اپنے پیارے آقا کی نذر کرتے ہوئے اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں ۔

تجھے نصیب ہوں مسکراہٹیں تو جہاں رہے سکھی رہے
کوئی غم نہ تیرے قریب ہو تیرا جیون خوشی سے بھرا رہے
تو جہاں چلے صبا چلے تو جہاں رکے بہار ہو
تیری جس طرف بھی اٹھے نظر وہاں موسم گُل کھلا رہے

آمین ثم آمین

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

سٹراس برگ میں قیام کے دوران فیملی ملاقاتیں۔تقریب بیعت۔مختلف قومیتوں کے 27 افراد نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔
امریکن قونصلیٹ Mr. Vincent Carver اور سٹراس برگ میں کیتھلک چرچ کے آرچ بشپ کی نمائندہ Michel Reeber کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عصر حاضر کے مسائل کے حل سے متعلق نہایت مفید اور دلچسپ گفتگو۔عبد الحلیم صاحب آف الجزائر کے گھر میں ورود مسعود۔سٹراس برگ سے روانگی اور مسجد فضل میں ورود مسعود،

سٹراس برگ (فرانس) سے لندن واپسی تک کے سفر کی مختصر جھلکیاں

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

گیارھویں قسط (آخری)

24/اپریل 2010ء

24 اپریل 2010ء کو ہفتہ کے روز اسی ہوٹل کے ہال میں حضور انور نے فجر کی نماز پانچ بجکر 22 منٹ پر احباب جماعت Strasbourg کے ساتھ ادا کی۔بعد ازاں حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

11 بجے حضور انور نے فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ فیملی ملاقاتیں شروع فرمائیں اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 119 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔ جن میں الجزائر، مراکش، تیونس، ترکی، مالی، سینیگال، بنگلہ دیش، کوسوو، ماڈاگاسکر، مارتینیق اور فرانسیسی شامل تھے۔دوران ملاقات حضور انور نے نومبائعین کو انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔بعض کو قلم اور بچوں کو چاکلیٹ سے بھی نوازا۔ان ملاقاتوں کے دوران مالی کے ایک دوست نے درخواست کی کہ حضور مجھے انگوٹھی تحفہ میں دیں کیونکہ سب کے پاس ہیں اور میرے پاس نہیں۔حضور انور نے فرمایا اچھا! لیکن یہ ایک گروپ ملاقات تھی اور وہ آخر پر بائیں طرف بیٹھے تھے۔حضور انور نے دائیں طرف سے انگوٹھیاں دینی شروع کیں تو وہ پریشان ہوگئے۔حضور انور بھی ان کی پریشانی کی وجہ سمجھ گئے اور فرمایا کہ حضرت ابوھریرہؓ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ ہو چکا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ صحابہ دائرہ میں بیٹھے تھے اور حضرت ابو ہریرہؓ آخر میں بیٹھے تھے۔بھوک بھی انہیں سب سے زیادہ لگی تھی۔حضور ﷺ کو اس بات کا علم تھا مگر پھر بھی آپ نے دائیں طرف سے ہی شروع کیا تھا۔اسی لئے میں نے بھی دائیں طرف سے شروع کیا ہے۔لیکن آپ فکر نہ کریں۔آپ کو ضرور انگوٹھی ملے گی۔

الجزائر کے ایک دوست محمد احسن صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور کچھ عرصہ سے مجھے اپنی ایمانی حالت کمزور نظر آتی ہے۔میں کافی پریشان ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ حضور انور نے فرمایا! تقویٰ کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔شیطان ہر وقت حملہ کیلئے تیار رہتا ہے۔ایسی حالت میں لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَاِلَّا بِا للّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہنا چاہیے۔

ملاقات کے دوران حضور انور کو دو بچوں نے عربی ترانہ بھی سنایا۔Strasbourg جماعت کے صدر صاحب اپنے غیر احمدی بھائی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔حضور انور نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ آپ کے بھائی احمدی ہونے سے پہلے اچھے تھے یا اب اچھے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اب اچھے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: تو پھر آپ کیوں نہیں بیعت کرتے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ انشاء اللہ۔انشاء اللہ۔

بیعت کی تقریب

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ڈیڑھ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر Holiday Inn کے ایک ہال میں پڑھائیں۔بعد ازاں دستی بیعت کا پروگرام تھا۔اس موقعہ پر مختلف قومیتوں کے 27 احباب نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

ان بیعت کرنے والوں کے اسماء بغرض دعا یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

1۔مکرم عبدالرحمٰن صاحب Malhay (مراکش)
2 ۔مکرم الحاج ابراہیم صاحب وفیملی (کردستان)
7 مکرم محمد شریف صاحب وفیملی (تیونس)
14۔مکرمہ بسمہ (Basma) صاحبہ (مراکش)
15۔مکرمہ نجلہ (Najla) صاحبہ (تیونس)
16۔مکرم رجَا صاحب (تیونس)
17۔مکرمہ وَفا صاحبہ (تیونس)
18۔مکرم یحیٰ صاحب (تیونس)
19۔Mr. Antonie (فرانس)
20۔Mrs. Richard Nicole اور بیٹی (فرانس)
22۔مکرم اکبر چوہدری صاحب وفیملی (بنگلہ دیش)
27۔Mrs. Khaliqa Karicha (مراکش)

اللہ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ان میں سے ہر ایک کو مسیح پاک علیہ السلام کے زندگی بخش پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امریکن قونصلیٹ اور سٹراس برگ کے کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ کے نمائندہ کی حضور سے ملاقات

چار بجکر 15 منٹ پر امریکن قونصلیٹ Mr. Vincent Carver سے ملاقات کی۔بعد ازاں سٹراس برگ کے Catholic Church کے آرچ بشپ کے نمائندہ Michel Reeber تشریف لائے اور وہ بھی اس ملاقات میں شامل ہوگئے۔یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر تائید و قدرت الٰہی کا نشان ٹھہری۔ دوران ملاقات مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔حضور انور نے ان کے سوالوں کے اس خوبصورتی سے جواب دیئے کہ الفاظ میں اس کا اظہار ممکن نہیں۔ ہر جواب پر حکمت اور دل کو متاثر کرنے والا تھا۔اس کی کسی قدر تفصیل یہاں بیان کی جاتی ہے۔

امریکن قونصلیٹ کی آمد پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ملاقاتوں والے کمرہ میں تشریف لائے اور باہمی علیک سلیک کے بعد آپ نے موصوف کو خوش آمدید کہا اور پھر فرمایا کہ یہاں سٹراس برگ میں میرے حالیہ دورے کا یہ چوتھا مقام ہے۔انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں یہاں امریکی قونصلیٹ ہوں۔اس پر حضور انور نے اپنے گزشتہ دورۂ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 2008ء میں ہماری صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے دنیا بھر میں جو پروگرامز ہوئے ان کیلئے میں 6 دن امریکہ میں بھی رہا اور وہاں میرا زیادہ وقت جماعتی تقریبات اور پروگراموں کے سلسلہ میں Washington اور Pennsylvania میں گزرا جہاں ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔اس کے بعد میں نے کینیڈا جانا تھا۔امریکہ میں ایک پروگرام کے دوران مجھے حاضرین کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا بھی موقعہ ملا جس میں سینیٹرز، لوکل اتھارٹیز، پروفیسرز، سکالرز اور دیگر پڑھے لکھے لوگ مدعو تھے۔

قونصلر صاحب نے حضور انور کی غیر معمولی مصروفیات کے تناظر میں چھٹیوں اور سیر و تفریح کے بارہ میں دریافت کیا تو حضور انور نے حالیہ دورہ سپین اور اٹلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کبھی وقت ملے تو انجوائے بھی کرتا ہوں۔قرطبہ میں میوزیم دیکھا۔اٹلی میں کفن مسیح کی نمائش تھی اسے بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔جناب قونصلر صاحب نے پوچھا کہ آپ USA میں اسلام کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل دنیا میں اسلاموفوبیا ہے۔دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آپ اسلام کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اسلام ایک مذہب ہے۔دنیا میں جو آجکل Crises ہیں وہ مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مشرق اور مغرب کے آپس کے مسائل کی وجہ سے ہیں۔بعض مسلمان، اسلام کا نام لے کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس طرح اپنے مقاصد کا حصول چاہتے ہیں حالانکہ اسلام کسی قسم کی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے۔نرمی کی تعلیم دیتا ہے۔باہمی احترام کی تعلیم دیتا ہے۔لیکن مسلمانوں کے مختلف گروہوں کے مزعومہ لیڈرز اپنے مفادات کے حصول کی خاطر اسلامی تعلیم سے ہٹ کر ایک مخصوص طرز عمل اور رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ قونصلر نے بتایا کہ میں نے USA میں ہائی سکول کی تعلیم کے دوران مختلف مذاہب کے مطالعہ کے ساتھ دیگر غیر مذہبی خیالات کو بھی پڑھا اور یہ سب پڑھ کر میں کچھ Confused سا ہو گیا تھا۔لیکن اب میں امریکہ کا نمائندہ ہوں۔ہم امن چاہتے ہیں اور مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ القاعدہ اور دیگر اسلامی گروپوں کا ذکر کر رہے ہیں جن پر ان کے لیڈرز کا ہولڈ ہے اور جو طاقت کا استعمال کرتے ہیں تو کہتے وہ بھی یہی ہیں کہ ہم یہ سب کچھ امن کیلئے کر رہے ہیں۔اپنے ممالک کے امن کے لئے کر رہے ہیں لیکن ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کون سا راستہ صحیح ہے؟ یہ گروپ کہتے ہیں کہ ان کا راستہ درست ہے جبکہ مدمقابل ہر ملک یہ کہتا ہے کہ ان کا راستہ درست ہے۔قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر ایک ملک دوسرے ملک پر حملہ کر دے تو دوسرے تمام مما لک مل کر اس ظالم کو روکیں۔ایک دفعہ بھی اگر اس تعلیم پر عمل ہو گیا تو دنیا میں انصاف اور امن قائم ہوجائے گا۔ ان معاملات کو حل کرنے کیلئے دلوں کو صاف کرنا ہوگا۔منفی سوچوں کو درست کرنا ہوگا۔انصاف کرنا ہوگا۔ پھر دنیا میں لوکل سطح پر اور عالمی سطح پر انصاف ہوگا۔ورنہ ہر کوئی اپنے طرز عمل اور طریق کار کو انصاف پر مبنی کہتا رہے گا۔جب کوئی انسان اپنی مرضی دوسروں پر مسلط کرتا ہے اور اس کے مطابق حل نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر انصاف ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ جو خود اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔دونوں فریق باہم گفتگو کر کے اگر ایک نکتے پر اکٹھے ہوں تو پھر ہی امن اور انصاف ممکن ہو گا۔کسی کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ میرا ملک ہے اس لئے اس کے حق میں ہی معاملہ طے ہو۔ انصاف ایک عالمگیر مقصد ہے جس کے حصول کیلئے چاہے کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے کرنی چاہئیے۔اگر وہ قائم ہوگیا تو پھر ہی دنیا میں امن ہو گا اور انسانی حقوق بھی ادا ہوں گے۔

ہماری جماعت کا موقف یہ ہے کہ ہر قسم کے شدت پسند گروپ غلط ہیں اور یہ لوگ غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ان کے اپنے مقاصد ہیں۔امن والا معاشرہ قائم کرنا اور امن کا حصول ان کا مقصد نہیں ہے۔ہم ان کو ردّ کرتے ہیں۔ نامعلوم کون سا اسلام یہ لوگ پھیلانا چاہتے ہیں۔آجکل تو صرف مغرب نے ہی نہیں بلکہ دیگر مسلم مما لک نے بھی ان کو ردّ کر دیا ہے۔ان کی وجہ سے صرف امریکہ اور دوسرے مغربی مما لک ہی نہیں بلکہ پاکستان، افغانستان، عراق اور دیگر مما لک بھی Suffer کر رہے ہیں۔اس موقعہ پر امریکی قونصلر نے کہا کہ میرے لوگ بھی Suffer کر رہے ہیں۔9/11 کو تین ہزار لوگ مارے گئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ براہ راست تو Suffer نہیں کر رہے۔اسلام کے نام پر یہ دہشتگرد پاکستان یا عراق میں جو کچھ کر رہے ہیں اسے اگر دیکھا جائے تو یہ ہرگز صحیح اسلام نہیں ہے، کتنے ہی مظالم ہیں جو وہاں پر ہو رہے ہیں۔

امریکی قونصلر نے کہا کہ USA میں مذہب اور

سیاست الگ الگ ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے۔ مذہب اور سیاست الگ الگ ہی ہونے چاہئیں۔ پھر امریکی قونصلر نے کہا کہ مذہبی اکثریت والی حکومتوں میں تحمل اور برداشت کم ہوتا ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب کوئی کسی کا حق چھینے یا کسی کا حق ادا نہ کرے یا کوئی کسی کو اس کا حق نہ دے تو وہ خود حالات کو بگاڑنے والا ہوگا۔اور میرے نزدیک جہاں بھی ایسا رجحان ہو وہاں معاشرے میں عدم برداشت کا رویہ پیدا ہوتا ہے۔ امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ یہاں انسانی حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرے اور حقوق ہیں اور دوسرے کے حقوق اور ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ اگر مذہب کو لیں تو ہماری تعلیم یہ ہے کہ "جو تم اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کیلئے بھی پسند کرو۔"اگر یہ ہو جائے تو عدم تحمل اور عدم برداشت کا کہیں کوئی امکان نہیں رہتا۔اس پر امریکی قونصلر نے تائید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہر کوئی اس پر عمل کرے تو واقعی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں، یقیناً یہی بات ہے اور ہم اسی کی تبلیغ کرتے ہیں۔اس پر امریکی قونصلر نے کہا کہ سکول کے بچوں کو یہ سکھانا چاہئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسائل کی وجہ دراصل کسی گروپ یا پارٹی کے بڑے ہونے کی طمع ہے اور آجکل لالچ بہت زیادہ ہے۔ جہاں لالچ کی انتہا ہوگی وہاں انسان دوسروں کے حق کو مارے گا۔اگر دوسروں کا احترام کیا جائے تو دنیا بڑی خوبصورت اور Wonderful ہو جائے۔

اس موقعہ پر Archebishop آف سٹراس برگ کے نمائندہ Mr. Michel Reeber بھی تشریف لے آئے تو حضور انور نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور ملاقات کے لئے تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔اور اس کے بعد پھر امریکن قونصلر کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری ہو گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور گزشتہ دنوں میں تین احمدیوں کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہی مظالم کی وجہ سے جماعت کے چوتھے خلیفہ کو لندن ہجرت کرنا پڑی۔ان کی وفات کے بعد پھر میں منتخب ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ بات سن کر چرچ کے نمائندہ نے کہا کہ احمدیوں کی جو Persecution ہو رہی ہے میں اس سے بھی واقف ہوں۔اس کے بعد جب حضور انور نے امریکن قونصلیٹ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو بھی اس کے بارہ میں کچھ علم ہے تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہیں مجھے اس کا زیادہ علم نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ Main Stream مسلمان ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے اور اس وجہ سے ہمیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں لیکن ہم مسلمان ہیں اور ہم اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔اس پر امریکی قونصلر نے انتخاب خلافت کے طریق کار کے بارے میں سوال کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مختصراً انتخاب خلافت کمیٹی اور انتخاب کے بارہ میں بتایا۔

امریکی قونصلر نے جب ہٹلر کی قتل و غارت گری کا ذکر کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق جو انسان دوسرے کا خون کرتا ہے، ناحق کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا ہو۔ جو بھی یہ کرے یا کرنے کا کہے اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ جو چیز بھی انسانیت کو تباہ کرے وہ ہر انسان کو ردّ کرنی چاہئے۔امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ یہ دلچسپ Point ہے۔پھر موصوف نے بائیبل کے دس احکامات کا ذکر کیا جن میں قتل نہ کرنے کا بھی حکم ہے اور کہا کہ ان کی روشنی میں اب مذہب یا فلسفہ کے لحاظ سے فیصلہ کیسے ہوگا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر کوئی جرائم کا قصوروار ہے تو اسے ضرور سزا ملنی چاہئے ورنہ جرائم ختم نہیں ہوں گے۔اگر ایسا قانون ہو کہ قاتل کو قتل نہ کیا جائے تو یہ جرم کبھی ختم نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں قاتل کی سزا قتل ہے اور اسلام بھی یہی کہتا ہے بلکہ بائیبل یعنی پرانے عہد نامہ کی تعلیم بھی یہی ہے۔امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ میں تو ایک ڈپلومیٹ ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا کو مانیں، اس کو محسوس کریں اور یقین کریں کہ وہ دیکھ رہا ہے اور انسان کے اعمال کو ریکارڈ کر رہا ہے۔ یہ احساس کہ میں اس کو جوابدہ ہوں، یہی تمام مسائل کا حل ہے اور یہی بات ہے جو اِنصاف اور امن سے متعلقہ سب مسائل کو حل کر سکتی ہے۔یہی ایک راستہ ہے پس اگر ایک خدا کو مانا جائے جو طاقتور ہے، ہمارا خالق ہے اور جس کو ہم سب جوابدہ ہیں تو یہی امر تمام مسائل کا حل ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی حل نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ میں سیاستدان نہیں ہوں۔ میں تو ایک مذہبی رہنما ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں اصل تعلیم کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ مغربی افریقہ میں احمدیوں کی کافی تعداد ہے۔ Millions میں ہیں۔مثلاً گھانا میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے۔ گورنمنٹ ہو یا اپوزیشن, احمدی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔منسٹرز ہیں، ڈپٹی منسٹرز ہیں۔ وہاں کسی میٹنگ میں بحث ہو رہی تھی کہ جرائم کو کیسے ختم کیا جائے؟ کیسے کنٹرول کیا جائے؟ تو ان میں ایک احمدی بھی موجود تھا۔اس نے کہا کہ میں احمدی ہوں۔ یہاں جیلوں میں مسلمان زیادہ ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایک احمدی قیدی دکھادو۔ چنانچہ ریکارڈ دیکھا گیا تو دوسرے مسلمان قید میں پائے گئے لیکن ایک بھی احمدی قید میں نہیں تھا۔ یہ تعلیم ہے جو ذہن کو بدلتی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مذہبی جماعت Committed ہو تو وہ اپنے لیڈر کے پیچھے چلے گی۔اس پر امریکی قونصلر نے کہا کہ صدر Obama امریکہ کو Portray کر رہا ہے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کریں کہ وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو قریب لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو وہ امن قائم کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔امریکی قونصلر نے صدر Obama کی قاہرہ میں کی گئی تقریر کا حوالہ دیا اور کہا کہ امریکی معاشرہ تحمل اور برداشت والا معاشرہ ہے۔تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ میں ہماری بڑی جماعت ہے۔مساجد بھی ہیں۔ ایفرو امریکن احمدی بھی ہیں لیکن احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بڑا فرق ہے۔جس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ تعلیم اور اس کے مطابق عملی زندگی سے انسانوں پر کیا کیا فرق پڑتا ہے۔

امریکی قونصلر نے اس پر کہا کہ محمد ﷺ، عیسیٰ علیہ السلام اور بدھا نے بھی اپنے قول پر عمل کیا؟ تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول پر عمل کیا اور یہی ہم کہتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور یہی امن کے مسئلہ کا حل ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ میں لوگوں کو ان کے خالق کے قریب لانے کیلئے اور باہمی حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانے کیلئے آیا ہوں اور صرف اس کے علم کیلئے نہیں بلکہ اس تعلیم کو عملاً دکھانے کیلئے اور باہمی احترام قائم کرنے کیلئے آیا ہوں۔ آج کے جو مسائل ہیں ان کے حل کیلئے ہمارے پاس گزشتہ انبیاء آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔سب نے ایک ہی بات کی اور یہی صحیح تعلیم ہے۔اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے جماعت کے ذریعہ دنیا میں جو کام کر رہی Humanity first ہے ان کا مختصر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ USA میں بھی ہماری Humanity first ہے۔ہم ان امریکیوں کی بھی خدمت کر رہے ہیں جو بری حالت میں ہیں اور انہیں کھانا وغیرہ مہیا کر رہے ہیں۔امریکی قونصلر نے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت لوگ مسائل کا شکار ہیں اور جب میں جرمن سیکھ رہا تھا تو ایک دفعہ ٹیچر نے ہمیں بعض ایسی باتیں بتائیں تو پھر ہم نے بھی بے گھر لوگوں اور بھوکے لوگوں کی مدد کی تھی۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ Archebishop آف سٹراس برگ کے نمائندہ Mr. Michel Reeber بھی اسی دوران ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ان سے جو باتیں ہوئیں وہ بھی مختصراً یہاں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں لیکن اس سے پہلے ان کا مختصر سا تعارف کروادوں۔موصوف نے مذہبی علوم میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ ویٹیکن میں پوپ کی طرف سے قائم کردہ بین المذاہب ہم آہنگی کی کونسل کے ذمہ دار رکن رہے ہیں۔ عربی زبان جانتے ہیں۔ تین سال تک بیروت میں چرچ کی طرف سے متعین رہے۔ وہاں یہ کچھ عرصہ قید بھی رہے لیکن معترف ہیں کہ مسلمانوں نے قید کے دوران بہت اچھا سلوک کیا۔اس کے علاوہ کئی اور عرب ممالک میں بھی رہے اور وہاں کے مسلمانوں کی طرف سے خیر سگالی کے جذبات، اقدامات اور رویہ کے بڑے مداح ہیں۔ 22 سال تک پیرس میں پادریوں کی اس کانفرنس کے بھی ممبر رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں سے تعلقات کے بارہ میں جائزہ لیتی ہے۔انہوں نے سب سے پہلے تو ملاقات کی دعوت دینے پر بہت شکریہ ادا کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔موصوف نے برملا اس بات کا بھی اظہار کیا کہ میں بڑی باقاعدگی سے MTA پر آپ کے خطابات اور خطبات سنتا ہوں اور آپ اسلامی تعلیم کی جو تبلیغ کرتے ہیں اور جس طرح عالمگیر امن قائم کرنے کیلئے وعظ و نصیحت کرتے ہیں میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔کچھ عرصہ پہلے میرا آپ کی جماعت کے مرکز Saint-Prix سے رابطہ ہوا تھا اور مجھے آپ کی مساعی کا مزید علم ہوا۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے امریکی قونصلر کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھا آپ نے! ان کے اس بیان سے آپ کی باتوں کا جواب اور ہمارے موقف کی تائید ہوئی ہے۔ انہوں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ تینوں مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام کو جو چیز قریب لاتی ہے وہ یہی ہے کہ ہم سب ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی یہ بات سن کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی بات بیان فرمائی ہے کہ قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلیٰ کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ کہ تم یہودی یا عیسائی یا مسلمان ہو، ایک کلمہ یعنی خدائے واحد کی طرف آجاؤ تو اس سے سب مذاہب میں Hormony اور برداشت پیدا ہو جائے گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اگر اسی طرح سب مذاہب مل کر ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر کوشش کریں تو اس سے دنیا میں امن پیدا ہو جائے گا اور (مسکراتے ہوئے امریکن قونصلیٹ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ) ان کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

پھر Mr. Michel Reeber نے فرمایا کہ چرچ کے ایک پادری فوگ تھے انہوں نے Fraternity اور Brother Hood کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا تا کہ غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کی جائے اور عالمگیر اخوت پیدا کی جائے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دعویٰ سے بہت پہلے مکہ والوں کی حلف الفضول نامی ایک کمیٹی میں شرکت کی تھی اور نبی بننے کے بعد بھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مکہ والے آج بھی مجھے اس بات کی طرف دعوت دیں تو میں شامل ہونے کیلئے تیار ہوں۔ موصوف نے ایک کینیڈین سکالر کا بھی ذکر کیا کہ اس نے بہت محنت کے بعد اپنی علمی تحقیق کا یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس دنیا کا ایک خالق ہے، وہی ہماری حفاظت کرنے والا ہے اور وہی ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھنے والا ہے اور وہ زندہ ہے۔ اگر اس پر یقین ہو تو امن کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے اپنی اس ریسرچ میں تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات کو Consolidate کر دیا ہے کیونکہ اسلام سے پہلے بھی ہر مذہب اور اس کے نبی نے اور پھر اسلام نے بھی یہی تعلیم دی ہے اور ایک زندہ خدا کا تصور پیش کیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اگر اللہ پر ایمان ہو اور آخرت کی جزاء سزا پر یقین ہو تو دنیا میں خود بخود عدل اور انصاف قائم ہو جائے اور امن پیدا ہو جائے۔ اس لئے دنیا میں امن و سلامتی کے حصول کیلئے ہم سب کو اپنی حقیقی تعلیمات کی طرف واپس جانا ہوگا کیونکہ یہ مذہبی تعلیم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔

یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیم کی جو پُرحکمت اور قابل عمل تشریح بیان فرمائی ہے اسے ان کے پانچویں خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے سن کر یہ دونوں معزز مہمان سوا پانچ بجے نیک تمنّاؤں کے اظہار کے ساتھ رخصت ہوئے۔

عبدالحلیم صاحب آف الجزائر کے گھر میں ورود مسعود

مہمانوں کے تشریف لیجانے کے بعد حضور انور نے محترم امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کون سے احمدی ہیں جو اس ہوٹل کے قریب رہتے ہیں؟ تو محترم امیر صاحب نے مقامی نائب صدر کو بلا کر ان سے حضور انور کے ارشاد کے بارہ میں پوچھا۔انہوں نے دو فیملیوں کا ذکر کیا جن میں سے ایک پاکستانی اور دوسری الجزائر کے عبدالحلیم صاحب کی تھی۔اس کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد باہر تشریف لا کر فرمایا کہ چلیں باہر چلتے ہیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ چلو اس عربی فیملی کے گھر چلتے ہیں۔ جب اس عربی دوست کو یہ اطلاع دی گئی کہ حضور انور اس کے گھر تشریف لا رہے ہیں تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔اس وقت ان کے جذبات کی جو کیفیت تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔حضور انور جب ان کے گھر پہنچے تو حضور انور نے عبدالحلیم صاحب سے فرمایا کہ صرف تین منٹ رکوں گا۔انہوں نے عرض کیا کہ حضور تین سیکنڈ ہی سہی۔آج آپ کے آنے سے تو یوں لگتا ہے جیسے میرا خدا میرے گھر میں آگیا ہے۔ان کا گھر نماز سینٹر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔حضور انور نے وہ نماز سینٹر دیکھا اور وہاں رکھی ہوئی کتابیں بھی دیکھیں اور پھر فرمایا کہ سٹراس برگ میں چاہے مسجد بن بھی جائے تو یہ گھر پھر بھی اس حلقہ کا مرکز رہے گا۔مکرم عبدالحلیم صاحب نے حضور انور کے دورہ سے ایک ہفتہ قبل نماز سینٹر والے اس حصہ کے علاوہ باقی کا اپنا سارا گھر بھی جماعتی کاموں کیلئے

دے دیا تھا۔ تہجد کے علاوہ نماز باجماعت، عاملہ کی میٹنگز اور ضروری اجلاسات وہیں ہوتے رہے اور ان کی اس خدمت کو خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں قبول فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ خود چل کر ان کے گھر تشریف لے گئے اور اسے برکتوں سے بھر دیا۔ اللہ انہیں ہمیشہ اپنے مخلص بندوں میں شمار فرمائے رکھے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے Strasbourg شہر کی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے کچھ دیر سیر کی اور اس شہر کے مختلف مشہور مقامات دیکھے اور پھر واپس ہوٹل تشریف لا کر شام سات بجکر 45 منٹ پر 10 پاکستانی فیملیوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ آخر پر محترم امیر صاحب فرانس کے ہمراہ پیرس سے آئے ہوئے افریقہ کے ملک مالی کے ایک بچے عزیزم جلیل عبدو نے ملاقات کی جو قبل ازیں پیرس میں نہیں مل سکا تھا اور اسے تحائف سے نوازا۔ 8 بجکر 45 منٹ پر حضور انور نے ہوٹل کے ہال میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

25/اپریل 2010ء

25 اپریل 2010ء بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ نے 5 بجکر 22 منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔ حضور 8 بجے ناشتہ کے لئے نیچے ہال میں تشریف لائے اور ناشتہ کے بعد یہ فرماتے ہوئے واپس اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے کہ ساڑھے نو بجے چلیں گے۔ تقریباً سوا نو بجے حضور انور سفر پر روانگی کیلئے نیچے تشریف لائے اور پہلے عاملہ اور ضیافت کی ٹیم کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔ پھر ساڑھے نو بجے اجتماعی دعا کے بعد اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ Chalons-en-Champagne کی طرف روانہ ہوئے جہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ 310km کے اس سفر میں قافلہ Verdun کے علاقہ سے ہوتا ہوا Chalons-en-Champagne پہنچا۔ رستہ میں گندم اور سرسوں کے پیلے پھولوں والے کھیت ہر طرف نظر آتے رہے۔ Verdun کا علاقہ پہلی جنگ عظیم میں میدان کارزار بنا رہا اور یہاں جنوری سے دسمبر 1916ء کے دوران تین سو (300) دنوں تک فرنچ اور جرمن سپاہیوں کے درمیان خون ریز جنگ لڑی گئی جس میں 62 ہزار سے زائد سپاہی مارے گئے۔ اسی راہ میں Valmy مقام بھی آتا ہے جہاں انگریزوں اور فرنچ کے مابین ایک سو سال تک جنگیں ہوتی رہی ہیں۔

Chalons-en-Champagne کا جو علاقہ ہے یہ فرانس میں شراب کی صنعت کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی ہر گلی کے کونے پر شراب بنانے کا کارخانہ موجود ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس بدی کو مٹانے کیلئے جماعت کو یہاں ایک چھوٹا سا مشن ہاؤس اور جماعت بھی عطا فرمادی ہے۔ یہ سب لوگ پیارے آقا کے استقبال کیلئے اس جگہ جمع تھے۔ کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب کی درخواست پر مقامی جماعت کے ساتھ ایک تصویر بنوائی اور اس کے بعد قافلہ تقریباً دو بجے Calais کی طرف روانہ ہوا۔ رستہ میں Calais سے تقریباً 100km پہلے سوا تین بجے ہم ایک سروس اسٹیشن Aire de Remaucourir پر کچھ دیر کیلئے رکے۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ نے فرانس کی جماعت کے امیر صاحب اور ان کی ٹیم کے ممبران سے الوداعی مصافحہ کیا اور محترم امیر صاحب کی درخواست پر انہیں اس شرط کے ساتھ معانقہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ رونا نہیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے محترم امیر صاحب سے ان کی صحت کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جو کہ بیماری کے باوجود سفر کے تمام انتظامات میں ہمہ تن مصروف اور مستعد رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ انہیں ایک طرف لے گئے اور بیماری کی علامتیں پوچھ کر ان کیلئے چند نسخے بھی تجویز فرمائے۔ تقریباً 5 بجے ہم Calais پورٹ پر پہنچے اور پھر امیگریشن وغیرہ کے مراحل سے گزر کر سوا چھ بجے Pride of Canterbury نام کے بحری جہاز میں سوار ہو گئے۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں حضور انور ایدہ اللہ اس سفر کے دوران تین بار فرانس تشریف لائے اور آپ نے فرانس کی مختلف جہتوں سے اس میں ورود فرمایا۔ یعنی آمد Calais کے رستے North کی طرف سے ہوئی۔ وہاں سے سنٹرل فرانس یعنی پیرس تک گئے اور پھر وہاں سے south-west میں Bordeaux کے راستہ سپین میں داخل ہوئے۔ دوسری دفعہ Perpignan کے رستہ South کی طرف سے داخل کر فرانس کے مشہور سیاحتی مرکز Cote d'azure سے ہوتے ہوئے فرانس اور اٹلی کے بارڈر یعنی Menton تک پہنچے اور پھر تیسری بار حضور انور کا قافلہ switzerland کے رستہ Basel کے مقام سے فرانس میں داخل ہوا جو North east کا علاقہ ہے اور اس طرح فرانس کے چاروں کونوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے بابرکت قدم پڑے۔ صرف فرانس کے اندر جو سفر طے کیا گیا اس کا فاصلہ تقریباً 2500 کلومیٹر بنتا ہے۔ حضور کا یہ سفر اپنے اندر کئی عظیم الشان نشان لئے ہوئے تھا۔ جن میں سے بعض تائیدالٰہی کے نشانات ہم پچھلی رپورٹوں میں بیان کر چکے ہیں جنہیں ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے خود کئی بار اپنی آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے دیکھا اور میں اس یقین پر قائم ہوں کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق تھا اور اس کی نظر میں مقبول۔ اسی لئے اس نے بعض لوگوں کو اس سفر کے بارہ میں پہلے سے خوابیں بھی دکھا دی تھیں، حالانکہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ حضور انور اس طرف سے گزرنے والے ہیں۔ اس ضمن میں دو خوابوں کو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک تو الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی ہے جو Menton میں حضور انور ایدہ اللہ سے ملنے کیلئے صبح کے وقت تشریف لائیں۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ چند ماہ قبل میں نے ایک خواب دیکھا کہ مسجد سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ میں بہت خوش ہوئی کہ یہاں تو کوئی مسجد نہیں مگر پھر بھی اذان کی آواز آرہی ہے۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ یہاں خلیفۃ المسیح تشریف لا رہے ہیں اور آج جبکہ حضور فرانس کے جنوب کے اس حصہ میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم رہتے ہیں تو میری یہ خواب اللہ کے فضل سے پوری ہو گئی ہے کیونکہ ایک ماہ پہلے تک تو کسی کو علم بھی نہیں تھا کہ حضور انور اس شہر میں آئیں گے اور یہاں قیام فرمائیں گے۔ الجزائر کے اس خاندان نے پچھلے سال رمضان میں بیعت کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ایک خاتون اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کے ساتھ احمدی ہو چکی ہیں۔

اسی طرح جب 29 مارچ کو حضور انور سپین تشریف لے گئے اور محترم امیر صاحب حضور انور ایدہ اللہ کو سپین کے بارڈر تک چھوڑ کر پیرس واپس پہنچے تو انہیں بذریعہ ڈاک مراکش کی ایک خاتون کا بیعت فارم موصول ہوا جو فرنچ نیشنل ہیں۔ محترم امیر صاحب نے ان سے فون پر رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے MTA دیکھ رہی ہوں۔ کچھ عرصہ قبل میں نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سی احمدی گاڑیاں ادھر سے گزری ہیں اور میں بھی احمدیوں کی ایک گاڑی میں بیٹھ گئی ہوں۔ امیر صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کون سی جگہ پر رہتی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ Bordeaux کے علاقہ میں اور یہ وہی علاقہ ہے جہاں سے حضور انور ایدہ اللہ 29 مارچ کو اپنے قافلہ کی سات گاڑیوں کے ساتھ گزرے تھے اور ان میں سے ایک گاڑی میں خود حضور انور بھی بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔ اس خاتون کی بیعت عین انہی دنوں کی تھی جو حضور انور ایدہ اللہ کے ادھر سے گزرنے کے دن تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سفر کو اس رنگ میں بھی ایک الٰہی سفر بنا دیا کہ فرانس کے اس دورہ کے دوران وہاں جتنی بھی بیعتیں ہوئیں وہ فرانس کے چاروں کونوں سے تعلق رکھنے والے 35 لوگوں پر مشتمل تھیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اللھم ثبت اقدامھم۔

حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ فرانس کی پورٹ Calais سے شام سوا چھ بجے فیری کے ذریعہ انگلستان کی طرف روانہ ہوئے۔ انگلش چینل کو کراس کر کے فیری پونے سات بجے Port of Dover کے ڈاک یارڈ میں داخل ہوئی اور امیگریشن وغیرہ کے مرحلوں سے گزرنے کے بعد سات بجکر 10 منٹ پر جب ہم باہر پہنچے تو آگے محترم امیر صاحب یو کے، مرکزی دفاتر کے نمائندگان اور عمومی ٹیم کے خدام استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ باہر آتے ہی ان کی گاڑیاں ہمارے قافلہ کے آگے اور پیچھے اپنی اپنی جگہ لگ گئیں اور قافلہ مسجد فضل لندن کی طرف روانہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ قریباً ایک ماہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شام بخیر و عافیت واپس لندن پہنچ گئے، جہاں بڑے چھوٹے، مرد و زن بڑی تعداد میں اپنے پیارے محبوب آقا کے استقبال کیلئے جمع تھے۔ مسجد فضل کے عین سامنے لجنہ اور ناصرات کھڑی استقبالیہ نظمیں اور ترانے گا رہی تھیں جبکہ محمود ہال کے دائیں طرف والے پلاٹ میں خدام واطفال اور انصار دورویہ کھڑے تھے اور وہاں جامعہ احمدیہ یو کے کے طلباء خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ ہر طرف جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور فضا نعروں سے گونج رہی تھی۔ ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا کہ آج ان کا محبوب کامیاب و کامران ان میں واپس لوٹ کر آیا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ کی معیت میں جن خوش نصیبوں کو اس تاریخی سفر پر ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی۔ (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔ 2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ اللہ۔ 3۔ مکرم صاحبزادی ھبۃ الرؤوف صاحبہ سلمہا اللہ (بیگم مرزا وقاص احمد صاحب) 4۔ عزیزم سعد شریف احمد سلمہ اللہ۔ 5۔ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک) 6۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ (دختر حضور انور ایدہ اللہ) 7۔ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ۔ 8۔ عزیزہ یسریٰ فاتح سلمہا اللہ 9۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت۔ لندن)۔ 10۔ مکرم بشیر احمد صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن) 11۔ خاکسار منیر احمد جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) کے علاوہ عملہ حفاظت کے کارکنان۔ 12۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب۔ 13۔ مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب 14۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ 15۔ مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب۔ 16۔ مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب شامل تھے۔ نیز شعبہ مخزن التصاویر کے کارکن مکرم عمیر علیم صاحب کو بھی اس سفر پر حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جبکہ ایم ٹی اے کے بعض کارکنان بھی خطبات جمعہ اور دیگر پروگراموں کی Live ٹرانسمیشن کیلئے شریک سفر ہونے کی سعادت پاتے رہے۔ جن میں سے مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم خالد کرامت صاحب اور مکرم سہراب ذیشان صاحب کو زیادہ دنوں تک حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ رہنے کی توفیق ملی۔ بارک اللہ لھم و لنا۔ آمین

سفر یورپ کی یہ روئیداد نامکمل رہے گی اگر میں قرآن کریم کی ان آیات اور سورتوں کا ذکر نہ کروں جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں میں بالعموم تلاوت فرماتے ہیں اور سفر کے دوران بھی انہی کی تلاوت کا التزام جاری رہا۔ ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نمازوں کیلئے بعض مخصوص آیات اور سورتوں کا انتخاب فرمایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ انہی کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ میرا ایمان ہے کہ خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے بابرکت عہدوں میں جو انتخاب فرمائے تھے یقیناً وہ خدا کی منشاء کے تابع اور زمانے کی ضرورتوں اور تقاضوں کے پیش نظر ہوں گے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہو سکے وہ اپنی نمازوں میں ان کی تلاوت کا اہتمام کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ نمازوں میں جو تلاوت فرماتے ہیں وہ حسب ذیل ہے:۔

دن	نماز	پہلی رکعت	دوسری رکعت
جمعہ	فجر	سورۃ الاسراء آیات 79 تا 85	سورۃ الکہف آیات 2 تا 11
	مغرب	سورۃ الفیل	سورۃ القریش
	عشاء	سورۃ الضحی	سورۃ التین
ہفتہ	فجر	سورۃ البقرہ آیات 1 تا 8	سورۃ البقرہ آیات 9 تا 17
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	آیۃ الکرسی	سورۃ البقرہ آخری آیت
اتوار	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 تا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
اتوار	عشاء	سورۃ حم سجدہ آیات 31 تا 33	سورۃ حم سجدہ آیات 34 تا 37
سوموار	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الحشر آیات 19 تا 22	سورۃالحشر آیات 23 تا 25
منگل	فجر	سورۃ البقرہ آیات 255 تا 258	سورۃ آل عمران آیات 26 تا 31
	مغرب	سورۃ الکافرون	سورۃ النصر
	عشاء	سورۃ الزلزال	سورۃ التکاثر
بدھ	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 یا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

کراچی پاکستان میں خون کی ہولی ۱۹۷ افراد ہلاک ۱۰۰ سے زائد زخمی

مورخہ ۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر ۲۰۱۰ءکو پاکستان کے کراچی کے شہر میں متعدد گولی باری اور بم دھماکوں اور آپسی تصادم کے واقعات کی بناء پر ۹۷ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں جبکہ ۱۰۰ سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ان واقعات میں درجنوں دوکانیں نذر آتش کردی گئیں اور لاکھوں کی املاک کو نقصان پہنچا۔

عراق کے ایک چرچ میں عیسائیوں پر حملہ: ۵۷ ہلاک ۵۶ زخمی

بغداد: عراق میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق مورخہ یکم نومبر کو بغداد میں ایک کیتھولک چرچ میں یرغمال بنائے گئے افراد کی رہائی کے دوران سیکورٹی ٹورسز اور مسلح دہشت پسندوں کے مابین تصادم میں ۵۷ سے زائد افراد ہلاک اور ۵۶ زخمی ہوگئے۔ ہلاک ہونے والوں میں چرچ میں موجود ۲۵ عبادت، گذار عراقی سیکورٹی فورسز کے ۷ اہلکار اور ۵ حملہ آور شامل ہیں۔ مسلح دہشت پسندوں نے اس وقت کیتھولک چرچ پر دھاوا بولا جب وہاں ایک سو بیس سے زائد عیسائی شام کی عبادت میں مصروف تھے۔

انڈونیشیا میں سونامی اور آتش فشاں سے مرنے والوں کی تعداد پانچ صد سے تجاوز

گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں ۱۳۰ افراد کو اپنے لاوا سے ہلاک کرنے کے بعد میراپی کا آتش نشاں پھر سرگرم ہوگیا ہے۔اگرچہ فی الحال اس آتش فشاں کے دوبارہ سرگرم ہونے سے کسی کے جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے مگر جکارتہ کے آس آس کے ہزاروں مکینوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کردیا ہے۔اس سے خارج ہونے والی گیس کے بادل ۲۹۶۸ میٹر اونچے تک اٹھ رہے ہیں۔اس کے گرد کی موٹی پرت آس پاس کے گاؤں تک پھیل رہی ہے۔اس کے قبل سنامی اور آتش فشاں پھٹنے کے واقعات میں اب تک ۵۰۰ سے زائد لوگوں کے مرنے کا اندیشہ ہے جبکہ ۴۰۰ لاپتہ افراد میں سے ۱۳۵ افراد ایک اُونچی پہاڑی پر محفوظ مل گئے ہیں۔

ہیٹی میں ہیضہ سے ۲۰۸ افراد ہلاک

ہیٹی میں ہیضے نے وبائی صورت اختیار کرلی ہے اب تک ہیضے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۰۸ ہوگئی ہے۔دس ماہ پہلے زلزلے کا شکار ہونے والے تباہ حال ہیٹی کو اس وقت ہیضے کی وبا کا سامنا ہے جس میں اب تک ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۰۸ءہوگئی ہے۔ ہیٹی کے شمالی حصے میں کچھ روز پہلے ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی تھی جس نے اب ملک کے دیگر حصوں کا رخ کرلیا ہے۔اب تک ۳۰۰۰ مریضوں کو اسپتالوں میں داخل کرایا جاچکا ہے۔ خدشہ ہے کہ اس وبا نے دارالحکومت پورٹ اوپرنس کو اپنی لپیٹ میں لیا تو ہلاکتوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ ہوجائے گا کیونکہ دارالحکومت میں زلزلے سے بے گھر ہونے والے ہزاروں افراد خیموں میں رہائش پذیر ہیں اور صحت وصفائی کی ناکافی سہولتوں سے نبرد آزما ہیں۔

پاکستان سیلاب متاثر 2.5 لاکھ بچوں کی زندگی خطرہ میں

حالیہ سیلابوں سے متاثر ہونے والے تقریباً ۲۲ ملین انسانوں کو اب موسم سرما کی آمد پر نئے مسائل کا سامنا ہے۔سب سے زیادہ تشویش ناک صورتحال ان ڈھائی لاکھ بچوں کی ہے جو سیلابی آفت کے سبب اپنے گھربار سے محروم ہیں۔ یہ بچے گزشتہ تقریباً تین ماہ سے کیمپوں میں زندگی بسر کررہے ہیں۔خبر کے مطابق صوبہ سندھ کا بیشتر علاقہ اب بھی زیر آب ہے۔ وہاں متعدد اسکولوں میں بنائے گئے کیمپ اب خالی کروائے جائیں گے تاکہ وہاں تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوسکے۔اقوام متحدہ کے لئے غذائی قلت کے شکار کم ازکم ۷۵ ہزار ایسے بچوں کی زندگیاں بچانا بہت بڑا چیلنج ہے جو دیگر متارین سیلاب کے مقابلے میں مناسب غذا اور پینے کے صاف پانی کی قلت کا دس گنا زیادہ شکار ہیں۔اس کے علاوہ تقریباً ایک لاکھ ۸۰ ہزار ایسے بچے ہیں جو نسبتاً کم ناتوانی کا شکار ہیں۔تاہم انہیں بھی مطلوبہ خوراک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں ۲۰۰۲ءمیں کم غذائی قلت کے بارے میں کروائے جانے والے ایک سروے کے نتائج سے پتہ چلا تھا کہ پانچ سال سے کم عمر کے ۴۰ فیصد بچے کم خوراکی کے سبب اپنی عمر کے دیگر بچوں کے اوسط وزن اور جسمات سے کہیں کم کے مالک ہیں۔اقوام متحدہ کے نئے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ حالیہ سیلابوں سے پانچ سال سے کم عمر کے تقریباً ۳۰ لاکھ بچے متاثر ہوئے ہیں جن میں سے ڈھائی لاکھ ابھی تک خوراک کی شدید کمی کا شکار ہیں۔

مشرف واجب القتل: علماء کا فتویٰ

پاکستان کے سابق فوجی حکمران پرویز مشرف کی مصیبتوں میں اضافہ کرتے ہوئے علمائے دین ایک گروپ اور سیاست دانوں نے مورخہ ۱۲۹کتوبر ۲۰۱۰ءکو فتویٰ جاری کرتے ہوئے کوئٹہ کے ایک اجلاس میں انہیں واجب القتل قرار دیا جبکہ سپریم کورٹ میں داخل کردہ ایک درخواست میں ان کے خلاف اعلیٰ سطحی غداری کا مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی گئی۔ یہ فتویٰ بلوچ قوم پرست قائدین نواب اکبر بگتی اور نواب زادہ بلاچ بری اور ۲۰۰۷ءکی اسلام آباد کی لال مسجد سے مربوط فوجی کاروائی کے سلسلہ میں جاری کیا گیا ہے۔مشرف برطانیہ میں گزشتہ سال اپریل سے خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں اور انہوں نے حال ہی میں ایک نئی سیاسی پارٹی آل پاکستان مسلم لیگ قائم کرتے ہوئے ۲۰۱۳ءکے عام انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔تاہم وطن واپسی کی تاریخ ہنوز مقرر نہیں کی۔

امسال افغانستان جنگ میں ۶۰۰ فوجی ہلاک

افغانستان میں سال ۲۰۱۰ءکے دوران مرنے والے غیر ملکی فوجیوں کی مجموعی تعداد ۵۹۹ ہوگئی ہے۔ یہ تعداد اس لئے بھی تشویشناک ہے کہ مغربی ممالک کے قائدین خود کو اس جنگ سے دور رکھنے کی کوشش کررہے ہیں۔دو ماہ قبل ۲۰۱۰ءکو بیرونی افواج اور عام شہریوں کی ہلاکتوں کے پیش نظر سب سے زیادہ خونریز سال قرار دیا گیا تھا۔۲۰۰۱ءمیں طالبان کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے بعد جنگ میں اب تک بیرونی افواج کو اس سال سب سے زیادہ نقصان پہنچا جبکہ ۲۰۰۹ءمیں جملہ ۵۲۱ فوجی ہلاک ہوئے تھے۔

اقوام متحدہ کے 65 سال: کاوشیں اور نتائج مسئلہ فلسطین اور کشمیر جوں کا توں

مورخہ ۱۲۴کتوبر ۲۰۱۰ءکو پوری دنیا میں اقوام متحدہ کا عالمی دن منایا گیا جس کا مقصد عالمی سطح پر امن کے قیام اور بنیادی حقوق کی فراہمی کے لئے اقوام متحدہ کی کوششوں کی ستائش ہے۔دوسری جانب عالمی سطح پر طاقت کے زور پر حقوق پامال کرنے والی نام نہاد طاقتوں نے اقوام متحدہ کے امن مشن کی دھجیاں اڑادیں اور یہی وجہ ہے کہ فلسطین اور کشمیر میں ۶۳ برسوں سے امن کا قیام عمل میں نہ لایا جاسکا اور اس سے ان دونوں خطوں کے مسائل مزید گمبھیر ہوچکے ہیں۔اسرائیل اور ہندوستان میں نہ صرف اقوام متحدہ کی امن کوششوں کو روندڈالا بلکہ بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کرنے کے ساتھ ساتھ ریاستی دہشت گردی کے ذریعے ناانصافی کی فضا کو فروغ دیا جس سے ان دونوں خطوں کے مکین آج بھی انصاف اور امن کے منتظر ہیں تاہم اقوام متحدہ نے کئی تنازعات کو حل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔امن کے حوالے سے اقوام متحدہ کی کوششوں کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔اس کا اندازہ ان اعداد وشمار سے کیا جاسکتا ہے کہ ۶۵ برسوں میں دنیا میں قیام امن کیلئے اقوام متحدہ کے ۲۶۷۷ ملازمین اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرچکے ہیں جبکہ دنیا کے ۱۱۵ ممالک کے ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۱۹۷ ملازمین آج بھی قیام امن کیلئے اقوام متحدہ کی امن کوششوں میں شامل ہیں۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ضمن میں پاکستان کا کردار ہمیشہ خاصی اہمیت کا حامل رہا۔ہے اور یہی وجہ ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے عالمی سطح پر امن کی کوشش میں پاکستان بدستور سرفہرست ہے اور پاک فوج کے ۱۰۶۱۹ ملازمین سمیت ملک کے ۱۰۷۴۲ ملازمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں اب تک ۱۹۱ پاکستانی اہلکار قیام امن کیلئے شہید ہوچکے ہیں۔

بھارت میں صوبہ کیرلہ طلاق کی شرح میں سب سے آگے

دیش میں حال کے دہائیوں میں طلاق کے معاملے بڑھے ہیں۔طلاق اب شہری علاقوں تک محدود نہیں رہا ہے وکلاء کے مطابق طلاق کا رجحان نوشادی شدہ جوڑوں تک ہی محدود نہیں رہا جب کہ ۱۰۔۱۵ فیصد معاملوں میں شادی کے ۱۸ سالوں کے بعد بھی پتی پتنی طلاق لے رہے ہیں کیرل میں طلاق کے معاملے تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ یہاں ۱۰۔۲۰۰۹ کے دوران طلاق کے ۱۱۶۰۰ معاملے سامنے آئے۔صوبہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فیملی عدالتوں میں طلاق کے معاملوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔۲۰۰۵۔۲۰۰۶ میں صرف طلاق کے قریباً ۸۴۵۶ معاملے سامنے آئے جبکہ ۲۰۰۶۔۲۰۰۷ میں یہ تعداد ۹۷۷۵ تک پہنچ گئی۔۲۰۰۷۔۲۰۰۸ میں طلاق کے ۷۹۹۳ اور ۲۰۰۸۔۲۰۰۹ میں ۱۱۱۹۴ معاملے سامنے آئے۔گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کیرلہ کی تریچور ضلع میں سب سے زیادہ طلاق کے معاملے درج کئے گئے جبکہ ۲۰۰۹۔۲۰۱۰ کے دوران ارونکم میں سب سے زیادہ ۱۵۰۵ معاملے درج کئے گئے جبکہ تریچور میں ۱۰۲۳ معاملے سامنے آئے۔

پشاور کی دو مساجد میں بم دھماکے

مورخہ ۶ نومبر ۲۰۱۰ کو پاکستان کے قبائیلی علاقے درہ آدم خیل اور اسی طرح پشاور کے مضافاتی علاقے بڑھ بیر کے گاؤں سلمان خیل کی مسجد میں نماز جمعہ کے دوران ہوئے الگ الگ دو بم دھماکوں سے ۹۸ افراد ہلاک جبکہ ۸۲ زخمی ہوگئے۔

حضرت بابا فرید گنج شکر کی درگاہ پر دھماکہ

مورخہ ۲۵ اکتوبر کو پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر پاک پٹن میں واقع حضرت بابا فرید گنج ؒ کی درگاہ پر ایک طاقتور بم دھماکے کے نتیجہ میں دس سے زائد افراد جانبحق جبکہ ۱۵ دیگر زخمی ہوئے۔ یہ دھماکہ اُس وقت ہوا جب وہاں پر تین صد کے قریب زائرین موجود تھے۔قبل ازیں کراچی میں عبداللہ شاہ غازیؒ اور لاہور کے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کی درگاہ پر بھی دھماکے ہوچکے ہیں۔واضح ہو کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں اولیاء اللہ کی درگاہوں پر بم دھماکوں کا یہ سلسلہ پاکستانی طالبان کے خلاف فوجی کاروائی کے بعد شروع ہوا ہے۔

ناٹو فورسز کی کاروائی میں ۸۰ طالبان ہلاک

افغانستان کے صوبہ پتیکا میں ناٹو کی قیادت والی مشترکہ فوج نے وسیع پیمانے میں کاروائی میں مورخہ ۳۰ اکتوبر کو ۸۰ دہشت گرد مار گرائے۔اس سے قبل طالبان نے غیر ملکی فوج کی چوکی پر حملہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں ۵ فوجی زخمی ہوگئے تھے۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

(بقیہ: اداریہ از صفحہ 2)

یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی سے اُچھلنا چاہئے کہ خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجّال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اُس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اُونٹ جس پر وہ مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلادِ شام کی طرف تجارت کرتے تھے، ہمیشہ کے لئے اُن سے الگ ہو جائے گا۔ سبحان اللہ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتاب اللہ قرآن شریف کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کیلئے یہ ایک ایسا نشان دُنیا میں ظاہر ہو گیا ہے کہ نہ توریت میں ایسی بزرگ اور کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور نہ انجیل میں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب میں یہ پیشگوئی جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں حدیث مسلم میں بھی موجود ہے جو مسیح موعود کے زمانہ کی علامت بیان کی گئی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیشگوئی کو قرآن شریف کی اِس آیت سے ہی استنباط کیا ہے یعنی وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ سے۔ یاد رہے کہ قرآن شریف میں دو قسم کی پیشگوئیاں ہیں ایک قیامت کی اور ایک زمانہ آخری کی مثلاً جیسے یاجوج ماجوج کا پیدا ہونا اور اُن کا تمام ریاستوں پر فائق ہونا۔ یہ پیشگوئی آخری زمانہ کے متعلق ہے اور حدیث مسلم نے پیشگوئی یُتْرَکُ الْقِلَاصُ میں صاف تشریح کر دی ہے اور کھول کر بیان کر دیا ہے کہ مسیح کے وقت میں اُونٹ کی سواری ترک کر دی جائے گی۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۴-تا ۶۶)

سبحان اللہ! کس قدر عمدہ رنگ میں قرآن و حدیث کی بیان فرمودہ یہ صداقت ظاہر ہو چکی ہے اور کس قدر کامل طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ساتھ ساتھ مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ظاہر فرما دیا ہے۔ صداقت کے متلاشیان اہل فہم کے لئے اس پیشگوئی کا پورا ہونا یقیناً ایک ایمان افروز صداقت ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل دُنیا کو اس عظیم الشان صداقت کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (منیر احمد خادم)

ادارہ بدر کی جانب سے

تمام عالم اسلام واحمدیت کو
حج بیت اللہ اور عیدالاضحیٰ کی
مبارک صد مبارک

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

اخبار بدر کے مضامین اور کالموں کے متعلق اپنی آراء اور مفید مشورہ جات ضرور ارسال کریں
نیز قارئین کرام **badrqadian@rediffmail.com** پر بھی feedback ارسال کر سکتے ہیں۔

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 18 November 2010 Issue No. 46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

تاریخ انبیاء اور ان کے ماننے والوں سے یہی ثابت ہے کہ ان کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون خدا تعالیٰ کا پیارا ہو سکتا ہے
لیکن آپؐ کو اور صحابہ کرام کو جن تکالیف سے گذرنا پڑا وہ ظاہر و باہر ہیں

صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ نہ صرف ان تکالیف کو دور فرما دیتا ہے بلکہ بالآخر وہ فتحیاب ہوتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۲؍نومبر ۲۰۱۰ء بمقام مسجد الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرۃ:۱۵۴) کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش کیا کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پھر فرمایا۔ الٰہی جماعتوں کو اپنے مقاصد کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے، وہ ہر وقت مستقل مزاجی سے اس کے حضور میں جھکے رہنا ہے۔ یہ صبر اور دعا ہی ہیں جو مومنین کو کامیابیاں بخشتی ہیں۔ یہ اصول اسلام سے پہلے تمام انبیاء نے بھی بتایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی حکم ہمیں دیا ہے اور مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ تمہاری کامیابیاں صبر اور دعا سے حاصل ہونگی۔ اس کے بغیر کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ جس سے یہ مقصد حاصل ہو۔

قرآن مجید میں مختلف آیات میں صبر کے حوالے سے جو توجہ دلائی گئی ہے، اس کے مطابق صبر کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جو تکالیف آئیں ان پر کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لاؤ۔ فرمایا: تاریخ انبیاء اور ان کے ماننے والوں سے یہی ثابت ہے کہ ان کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون خدا تعالیٰ کا پیارا ہو سکتا ہے لیکن آپؐ کو اور صحابہ کرام کو جن تکالیف سے گذرنا پڑا وہ ظاہر و باھر ہیں لیکن آپ کے صحابہ کسی طرح کی کوئی شکایت زبان پہ نہیں لائے اور اگر کبھی کوئی بات کی ہے تو وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سختیوں کو جو آپ برداشت کرتے تھے، دیکھ کر انہوں نے کہا کہ کب ان تکلیفوں اور سختیوں سے نجات ملے گی؟ کب دشمن اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے......؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ یاد رکھو! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس اللہ کا ساتھ حاصل کرنے کیلئے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ لگاتار اس سے تعلق جوڑے رکھنے کی ضرورت ہے جب یہ چیزیں ہوں گی تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا۔

فرمایا: صبر کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ عمل پیرا رہنا۔ پس جس شخص کو اس کی بھوک، ننگ اور تکالیف یا کسی قسم کا لالچ جو اسے دیا جاتا ہے، اس بات پر مجبور نہ کرے کہ وہ اللہ کی رضاء سے ہٹ کر کوئی کام کرے تو یہ اعلیٰ درجے کا صبر ہے اور پھر نیکیاں بجالانا اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار پر قائم رہنا اور باوجود تکالیف کے قائم رہنا یہی ایک حقیقی صبر کرنے والے مومن کی علامت ہے۔

فرمایا: آج کل بعض لوگوں نے احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹانے کی کوشش اسطرح بھی شروع کی ہے کہ وہ یہ وہم دلوں میں ڈال رہے ہیں کہ خلیفہ وقت یا جماعت تم کو خوش فہمی میں رکھے ہوئے ہے کہ صبر کرو تکالیف کا وقت گذر جائے گا۔ کہتے ہیں کہ سو سال سے زائد عرصہ ہو گیا یہ تکالیف ابھی ختم نہیں ہوئیں یہ عرصہ کب گذرے گا......؟ گویا کہ احمدیوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کی یہ ایک مذموم کوشش ہے کہ ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر انہیں ورغلایا جائے اور مثالیں دیتے ہیں کہ کون سا ایسا نبی گذرا ہے جس کو اتنا عرصہ تکالیف میں سے گذرنا پڑا ہو۔ فرمایا: ایسی مثالیں تو تاریخ میں موجود ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو تین سو سال تک تکالیف سہتے ہوئے غاروں میں چھپ کر گذارہ کرنا پڑا۔ بہر حال یہ مخالفین کی ایک کوشش ہے کہ مومنوں کو ورغلایا جائے اور اکاّ دُکاّ ورغلا بھی لیتے ہیں لیکن مومنوں کی اکثریت اپنے ایمان پر قائم رہتی ہے بلکہ شدید تکالیف میں وہ بغیر کسی قسم کا شکوہ منہ پر لائے صبر و استقامت کی اعلیٰ مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ نے بعض صحابہ کو ناقابل برداشت تکالیف کے موقع پر فرمایا تھا کہ دیکھو تم سے پہلے انبیاء کے زمانہ میں ایسی ایسی تکالیف دی جاتی تھیں کہ ایک انسان کو زمین میں گاڑ کر اس کے سر پر آرا چلایا جاتا اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا جاتا اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت کو نوچا جاتا اور وہ ان تکالیف کو اللہ کی خاطر برداشت کرتے تھے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی جماعتوں کے متعلق یہ اصولی بات بیان فرمادی کہ انہیں شدید تکالیف کے دور میں سے گذرنا پڑتا ہے لیکن صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ نہ صرف ان تکالیف کو دور فرما دیتا ہے بلکہ بالآخر وہ فتحیاب ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نومبائع کی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے جسے ایک مولوی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اسے شدید تکلیف پہنچاتا ہے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو تکالیف پر صبر کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو ثواب کیونکر ہو۔ اس وقت تم تھوڑے ہو جب تمہاری کثرت ہو جائے گی تو تم دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کرے گا یا فنا ہو جائے گا۔ صبر بھی ایک عبادت ہے اور فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے روز روشن کی طرح اس بات کو پورا فرما دیا ہے اپنی اس پاک جماعت کو پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ اگر پاکستان میں یا چند جگہوں میں یہ ظلم کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ باقی دنیا میں احمدیت پھیلانے کے سامان کر رہا ہے اور احمدیوں پر مظالم کی وجہ سے تمام دنیا میں جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے اور جماعت دنیا میں اس طرح متعارف ہو رہی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ باہر کی دنیا میں بیعتوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پس جب خدا کے وعدے بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں تو انشاء اللہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو جائے گی کہ جب جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ خود بخود خاموش ہو جائیں گے۔ پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ قلت کو کثرت میں بدلیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ فتوحات ان کو دیتا ہے جن کے ایمانوں میں پختگی ہو، جن کے صبر کا معیار اعلیٰ ہو، جن کو اللہ کے وعدوں پر یقین کامل ہو۔ ایسی صورت میں یہ دکھ اور عارضی تکلیفیں ان کے ایمانوں کو اور بھی جلاء بخشتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر اور دعا سے کون لوگ کام لیتے ہیں فرمایا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ (سورۃ بقرہ:۴۶) یعنی اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ پس اللہ کے تعلق میں وہی لوگ آگے بڑھ سکتے ہیں جو عاجزی دکھاتے ہیں متکبر کبھی صبر نہیں دکھا سکتا۔

فرمایا: ہم احمدیوں کو تو اس میں ذرّہ بھر بھی شک نہیں کہ کسی قسم کی کوئی بھی مخالفت جماعت کی ترقی میں روک ڈال سکتی ہے۔ پس یہی یقین کامل ہونا چاہئے کہ یہی خدا سے ملنے کی ایک راہ ہے اور اسی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکتیں اور رحمتیں ملنے والی ہیں اور اسی کے نتیجہ میں ہم ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل رہیں گے۔ پس صبر اور دعا کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۱۔ مکرم شیخ محمود احمد آف مردان پاکستان جنہیں ۸ نومبر کو دکان سے آتے ہوئے بعض نامعلوم لوگوں نے گولیاں چلا کر شہید کر دیا۔ حضور انور نے شہید مرحوم کی صفات حسنہ کا ذکر فرمایا۔

۲۔ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ۔ حضور انور نے محترم موصوف کی دینی خدمات کا نہایت حسین پیرایہ میں ذکر فرمایا۔

۳۔ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب سنوری، فرمایا: انہیں بھی جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆